عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

حقوق طبع محفوظ ہیں

فارسی نصاب جدید

سلسلہ نمبر (۳)

اُصولِ فارسی حصّہ دوم

نحو

تیسیر

ابوالفرح حبیب اللہ سلطانپوری (فاضل دیوبند)
منشی فاضل، دبیر کامل
سابق مدرس فارسی جامعہ اسلامیہ ڈابھیل وسملک، حال مدرس
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر
کتب خانہ محمودیہ دیوبند (یو۔پی)

قیمت ۲-۲۵

فارسی نصاب کے بارے میں مولانا ابو الحسن بارہ بنکوی (فاضل دیوبند) کی رائے

فارسی زبان کی شیرینی و شگفتگی سے بھلا کیسے انکار ہو سکتا ہے؟ تقریباً سو برس پہلے کی بات ہے ہندوستان میں اس دلکش زبان کا سکہ رائج تھا۔ اور ماضی قریب میں بھی کسی نہ کسی درجے میں اسکی ترویج و اشاعت ہوتی رہی۔ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ملک کی پسندیدہ زبان اُردو کی رعنائی و برنائی فارسی ہی کی مرہونِ منت ہے۔ مگر آج جبکہ تعصب و تنگ نظری کی تاریک فضا میں بعض ثقیل و مکروہ ترین زبانیں پروان چڑھ رہی ہیں فارسی تو کجا خود اُردو پر سکرات موت کا عالم طاری ہے ایسے حالات میں فارسی کی اشاعت اور اسکی ترویج، وقت کا اہم تقاضا اور ہمارا قومی و ملی فریضہ ہے۔

ناظم کتبخانہ محمودیہ مستحق مبارکباد ہیں کہ موصوف فارسی کے ایک مفید ترین اور جدید نصاب کی اشاعت کا بیڑا اُٹھا کر علمی حلقوں کی شدید ضرورت پوری فرما رہے ہیں۔ سرِدست مذکورہ نصاب کی تین کتابیں ہمارے سامنے ہیں جن کی افادیت اور جامعیت کو دیکھ کر بے اختیار زبان پر آتا ہے۔ ع سیراب کر دیا دلِ منت گذار کو۔

ابو الحسن بارہ بنکوی
۲۴ر فروری ۱۹۶۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ط

اما بعد - اس حصّہ میں نحو کا بیان ہے - اپنے پہلے حصّہ کی تمام خصوصیات کا حامل ہے، ترتیب کا خاص لحاظ رکھا ہے۔ عبارت صاف و مختصر کرنے کی کوشش کی ہے کہ تعلیم و تعلّم میں سہولت ہو۔ نحو کے متعلقات - اجزائے جملہ معلوم کرنے کے طریقے - ترکیب کرنے کے قاعدے وغیرہ بتلا دیئے ہیں - اخیر میں چند۔ قواعد کلیہ و فوائد جزئیہ اور کثیر الاستعمال و کثیر المعانی مصادر بھی درج کر دیئے ہیں تاکہ استعداد کی پختگی میں معین مددگار ہو۔

اللہ تعالیٰ مقبول عام فرما کر اس سے طلبہ کو بیش از بیش قابلیت و استعداد سے سرفراز فرمائیں آمین۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ط

احقر حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی
رسولہ الکریم واٰلہ واصحابہ اجمعین

نحو

علم نحو۔ وہ علم ہے جس سے کلموں کو ملا کر کلام بنانا آجائے۔ موضوع اس کا کلام اور غرض اس سے کلموں کی ترکیب کی صحت اور معنوں کی درستگی ہے۔

مفرد۔ لفظ واحد بلا ترکیب کو کہتے ہیں۔ احمد۔ آمد۔ است وغیرہ۔

مرکب۔ چند الفاظ جن کی آپس میں ترکیب ہو۔ کتابِ احمد۔ زید عالم است۔ اس کی دو قسمیں ہیں غیر مفید۔ مفید۔

باب اوّل مرکب غیر مفید

مرکب غیر مفید۔ الفاظ کی ایسی ترکیب جس سے پوری بات نہ معلوم ہو۔ جیسے اسپِ زید وغیرہ۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔ اضافی۔ توصیفی۔ امتزاجی۔ غیر امتزاجی۔

فصل اول مرکب اضافی

مرکب اضافی۔ جس کی ترکیب مضاف اور مضاف الیہ سے ہو۔ جیسے تیغِ خالد

مضاف - جس کا علاقہ کسی سے لگایا جائے۔ جیسے تیغِ خالد میں تیغ۔
مضاف الیہ - جس سے کسی کا علاقہ لگایا جائے۔ جیسے تیغ خالد میں خالد
علامت اضافت - چھ ہیں اکثر کسرہ' ہمزہ' یائے مجہول۔ کبھی را۔ از۔ بہ آتا ہے۔

تمثیلات

اسپِ احمد۔ بوئے عطر۔ گربۂ خالد۔ پائے سلیم۔ قلمِ محمود۔ خامۂ حامد دواتِ حمید۔ کوئے سعید مسطرِ ایوب۔ نامۂ محبوب۔ کتاب از احمد سائل بنان۔ قلم محمود را۔

اقسام اضافت - علامت کے اعتبار سے اضافت کی دو قسمیں ہیں۔ مستوی۔ مقلوب۔

اضافت مستوی - وہ ہے کہ جس میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد کو ہو اور مضاف کے آخر کسرہ ہو۔ جیسے قلمِ محمود۔ اگر آخر حرفِ مضاف ہائے مختفی ہو تو ہمزہ سے بدل جائے جیسے خامۂ خلیل اور اگر الف یا واو ہو تو بجائے کسرہ یائے مجہول آئے جیسے دیبائے روم۔ بوئے گل اور جب ضمیر متصل مضاف الیہ ہو تو یائے مجہول کا (اکثر نظم میں) نہ لانا بھی جائز ہے۔

تمثیلات

شترِ قاسم۔ کاسۂ ہاشم۔ پائے سپر۔ روئے کلیم۔ گوسپند نعیم۔ بزغالۂ مقصود۔ دانائے زماں۔ خوئے دوست۔ سگِ حبیب۔ نافۂ آہو۔ بینائے جہاں۔ کوئے یار۔ بوئیش۔ بوش۔ پائیش۔ پاش۔ خویش۔ خوشں۔

فک اضافت - علامت اضافت کو نہ لانے کو کہتے ہیں اور اکثر سر صاحب پر نہیں لاتے - جیسے سرچشمہ - صاحب دل - اور جب مضاف الیہ ضمیر متصل ہو جیسے کتابش - یا جہاں کہیں اہلِ زبان سے مسموع ہو جیسے سیلاب - پدر زن وغیرہ -

تمثیلات

سرِ رشتہ - صاحب جاہ - سرپنجہ - صاحب خانہ - سر گروہ - صاحبِ نظر - غلامش - قلمت - کتابم - حباب - مرغابی - شمشیر - پسر عم -

اضافتِ مقلوبی - اُلٹی اضافت یعنی مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد کو بے علامتِ اضافت ہو - جیسے غریب آشنا - سیّاح دوست وغیرہ -

تمثیلات

جہاں شاہ - پشت پناہ - گیتی خداوند - گیہاں خدیو - جہاں پناہ - عالم مدار - آہو نافہ - گلاب بو - نیل دریا -

اقسامِ اضافت - معنی کے اعتبار سے اضافت کی دس قسمیں ہیں -

(۱) تملیکی - وہ ہے جس میں مضاف مِلک ہو - خرِ عیسیٰ -

(۲) تخصیصی - وہ ہے جس میں مضاف خاص ہو جاتے - گلِ بوستاں -

(۳) توضیحی - وہ ہے جس میں مضاف واضح ہو جاتے - شہرِ کوفہ -

(۴) بیانی - وہ ہے جس میں مضاف کی اصلیت بیان ہو - خاتمِ طلا -

(۵) تشبیہی - وہ ہے جس میں مشبہ بہ کی اضافت مشبہ کی طرف ہو - شیشۂ دل -

(۶) ظرفی - وہ ہے جس میں مضاف یا مضاف الیہ ظرف ہو - باغِ انار -

آبِ دریا۔

(۷) ابنی۔ وہ ہے جس میں ابن کی اضافت اب کی طرف ہو۔ احمدِ حمید۔

(۸) مجازی۔ وہ ہے جس میں مضاف خیالی ہو مقصود مضاف الیہ ہو۔ بسرِ ہوش

(۹) اقترانی۔ وہ ہے جس میں شمولیت کے معنی ہوں۔ نامۂ عنایت۔

(۱۰) ملابستی۔ وہ ہے جسمیں مضاف کو مضاف الیہ سے کچھ مناسبت ہو۔ ہندیا۔

تمثیلات

اسپِ سلطاں۔ مالِ وزیر۔ بسردار لشکر۔ روزِ شکار۔ دریائے فرات۔ ملکِ مصر۔ تیغِ فولاد۔ دیوارِ گل۔ عنبرِ گیسو۔ گلِ رخسار۔ شرابِ شیشہ۔ بادۂ خم۔ بو علی سینا۔ محمودِ سبکتگیں۔ گوشِ دل۔ پائے فکر۔ خطِ آزادی۔ طغرائے امتیاز۔ ملکِ احمد۔ شہرِ محمود۔

فصل دوم مرکب توصیفی

مرکب توصیفی۔ جس کی ترکیب موصوف صفت سے ہو جیسے اسپِ خوب۔

موصوف۔ جس کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے اسپ خوب میں اسپ۔

صفت۔ جس سے کسی کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے۔ اسپ خوب میں خوب۔

علامت صفت۔ کسرہ۔ یائے مجہول۔ ہمزہ۔ متقدمین کبھی متاخرین بھی بجائے کسرہ یائے مجہول لاتے ہیں تاکہ اضافت کا دھوکہ نہو۔ اب متروک ہے۔

اقسام صفت۔ صفت کی دو قسمیں۔ صفت مستوی۔ صفت مقلوبی۔

صفت مستوی۔ وہ ہے کہ جس میں موصوف پہلے صفت بعد کو آئے۔

اور موصوف کے آخر کسرہ ہو۔ مردِ نیک اور اگر ہائے مختفی ہو تو ہمزہ سے بدل جائے۔ بندۂ فہیم۔ اور اگر الف یا واو ہو تو یائے مجہول بڑھائی جائے۔ صدائے خوب۔ بوئے خوش۔

تمثیلات

مردِ دلیر۔ آدمِ بد۔ جامۂ سفید۔ مینائے منقش۔ سبوئے کہنہ۔ کلاہِ سُرخ۔ خامۂ نو۔ دانائے کامل۔ خوئے خوش۔ بارِ گراں۔ چشمۂ صافی۔ صہبائے ناب۔ روئے خوب۔ قولِ درست۔ سبزۂ تر۔ پائے لنگ۔ کوئے خطرناک۔

صفتِ مقلوبی۔ وہ ہے کہ جس میں صفت پہلے اور موصوف بعد کو بے علامت آئے۔ نیک مرد۔

فائدہ۔ فک اضافت کی طرح نظم میں اساتذہ نے کہیں موصوف کے کسرہ کو بھی حذف کیا ہے۔ مگر قاعدہ نہیں۔

فائدہ۔ صفت ہر وہ مفرد یا مرکب لفظ جس میں معنی وصفی پائے جائیں بن سکتا ہے۔ جمع کی صفت مفرد ہی آتی ہے ایک موصوف کی کئی صفتیں بھی آتی ہیں۔

تمثیلات

مست قلندر۔ جوانمرد۔ خوش خُو۔ واعظِ شیریں بیاں۔ کتابِ خوشخط جوانِ سبزہ آغاز۔ مردِ بینندہ۔ زنِ نابینا۔ طفلِ بدخُو۔ بیانِ دلپذیر۔ وعظِ دل پسند۔ زنانِ خوش گلو۔ کنیزانِ خوش رُو۔ غلامانِ پاکیزہ خُو۔

خداوند بخشندہ و دستگیر۔ کریم خطابخش پوزش پذیر۔ محبوب خوش ادا۔
شیریں رفتار۔ تلخ گفتار۔

فصل سوم مرکب امتزاجی

مرکب امتزاجی۔ وہ ہے کہ جس میں دو کلمے مل کر ایک ہو جائیں اور ان کے
علیحدہ معنی نہ مفہوم ہوں اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) مرکب بدو اسم جامد۔ علی احمد۔ (عَلَم)

(۲) مرکب بدو فعل۔ گفتگو (حاصل مصدر)

(۳) مرکب بہ اسم و فعل (۱) دل آزار (اسم فاعل) (۲) دلپسند (اسم مفعول)
(۳) قدمبوس (حاصل مصدر) (۴) زرخیز (اسم ظرف) (۵) گلگیر (اسم آلہ)

(۴) مرکب بہ فعل و حرف۔ (۱) دانا (اسم فاعل) (۲) دانش (حاصل مصدر)

(۵) مرکب بہ اسم و حرف معنوی۔ (۱) فاعلیت۔ زرگر (۲) نسبت۔
آہنیں (۳) لیاقت۔ شاہوار (۴) تشبیہ۔ آسماں (۵) محافظت۔ ساربان
(۶) خداوندی۔ دانشمند (۷) مشارکت۔ ہمرکاب (۸) تصغیر۔ باغچہ۔
(۹) اتصاف۔ غمگین (۱۰) ظرفیت۔ نمکسار۔

تمثیلات

سکندرنامہ۔ سعید احمد۔ جستجو۔ کشتکار۔ دلدار۔ بارکش۔ دلپذیر۔
دلخواہ۔ دسترس۔ خونریز۔ آبہدیر۔ بدرو۔ سربند۔ کفگیر۔ گویا۔ شکیبا۔ پیدائش
خوراک۔ ستمگر۔ آہنگر۔ سیمیں۔ زریں۔ گوشوار۔ خروار۔ مہمان۔ شادماں۔

فیلبان۔ کوچپان۔ عقل مند۔ ہوشمند۔ ہمراہ۔ ہمراز۔ طاقچہ۔ صندوقچہ۔
اندوہگیں۔ خشمگیں۔ سنگسار۔ شاخسار۔

فصل چہارم مرکب غیر امتزاجی

مرکب غیر امتزاجی۔ وہ ہے کہ جس میں دو کلمے ملکر ایک ہوں اور ان کے علیحدہ معنی بھی مفہوم ہوں۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ مرکب عددی۔ جو دو عددوں سے مرکب ہو جیسے یازدہ صد سی وغیرہ

۲۔ مرکب تعدادی۔ جو عدد و معدود سے مرکب ہو۔ عدد گنتی کو۔ معدود گنے ہوئے کو کہتے ہیں۔ دو مرد میں دو عدد مرد معدود ہے۔

فائدہ۔ معدود کبھی مقدم اور کبھی محذوف ہو جاتا ہے ع برادر دو بودند از یک پدر۔ ع ایکہ پنجاہ رفت و در خوابی۔

۳۔ مرکب تمیزی۔ جو ممیز و تمیز سے مرکب ہو۔ ممیز جس کی پوشیدگی و ابہام کو دور کیا جائے۔ تمیز پوشیدگی دور کرنے والے کو کہتے ہیں۔ چہار من گندم میں چہار من ممیز اور گندم تمیز ہے۔

۴۔ مرکب اشاری۔ جو اشارہ، مشار الیہ سے ملکر مرکب ہو جیسے ایں مرد۔

تمثیلات

سی و پنج۔ شصت و سہ۔ بست و دو۔ ہشتاد و ہشت۔ چہل سال۔ پنجاہ پول۔ سی و سہ کس۔ ہفتاد و دو مرد۔ یک جریب زمین۔ دو فنجان چائے۔ دو من آرد گندم۔ ایں پسر۔ آں دختر۔ آں درخت انبہ۔ ایں اسپ احمد۔

۵۔ مرکب موصولی۔ جو موصول صلہ سے ملکر مرکب ہو۔ ہر کہ می آید۔
۶۔ مرکب بیانی۔ جو مبین و بیان سے ملکر مرکب ہو۔ صد شکر کہ بیامدی۔
مُبَیَّن وہ جس کے متعلق کچھ بتایا جائے اور جو بتایا جائے وہ بیان ہے ان کے درمیان کاف بیانیہ ہوتا ہے۔

فائدہ۔ کاف صلہ و بیانیہ میں فرق یہ ہے کہ موصول کے ترجمہ میں "جو" یا "جس" ہوگا اور صلہ میں ایک ضمیر لفظاً یا تقدیراً موصول کیطرف پھرے گی اور بیانیہ میں صرف مبین کے متعلق کچھ بیان ہوتا ہے۔

۷۔ مرکب تفسیری۔ جو مفسَّر اور مفسِّر سے ملکر مرکب ہو مفسَّر ظاہر کئے ہوئے کو مفسِّر ظاہر کرنے والے کو کہتے ہیں۔ ان کے درمیان حرف تفسیر ہوتا ہے زید یعنی برادر احمد۔

تمثیلات

آنکہ آمدہ بود۔ ہر آنکہ نشستہ بود۔ کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند۔ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند۔ تو کہ بادشمناں نظر داری۔ من کہ احمد بن محمودم۔ احمد کہ عالم باعمل است۔ محمود کہ غلامش زرا ہداست۔ سلیم یعنی پسر کلیم۔ زید بگذشت یعنی بمرد۔ باغ می خندد یعنی می شگفد۔ ابر می گرید یعنی می بارد۔

۸۔ مرکب بدلی۔ جو مبدل منہ اور بدل سے مل کر مرکب ہو مبدل منہ جس کے بدلے کوئی اسم آئے۔ بدل وہ اسم جو مبدل منہ کے بدلے آئے احمد پسر حامد آمد ہیں احمد مبدل منہ۔ پسرِ حامد (مرکب اضافی) بدل ہے بدل کی چار قسمیں ہیں۔

۱- بدلِ کل - جو مبدل منہ کا عین ہو جیسے احمد برادرِ خالد۔

۲- بدلِ بعض - جو مبدل منہ کا جز ہو جیسے حمید دستش قوی است۔

۳- بدلِ اشتمال - جو مبدل منہ کے متعلق ہو جیسے محمود جامہ اش کہنہ شد۔

۴- بدلِ غلط - جو غلط مبدل منہ کے بعد آئے جیسے احمد را نے سنے حمید را دیدم۔

۹- مرکب عطف بیانی - جو معطوف مبین اور عطف بیان سے ملکر مرکب ہو۔ معطوف مُبَیّن - اسم مبہم کو اور عطف بیان - اسم مشہور کو کہتے ہیں - جیسے چنیں گفت سالار عادل عمرؓ۔

فائدہ - بدل و عطف بیان میں فرق یہ ہے کہ مبدل منہ بدل کے لئے بطور توطیہ و تمہید ہوتا ہے مقصود بدل ہی ہوتا ہے اور عطف بیان معطوف مبین کو واضح کر دیتا ہے اور دونوں مقصود بھی ہوتے ہیں۔

تمثیلات

خالد پدرِ طارق آمد۔ ہاشم دوست قاسم رفت۔ مسافر خلیل کجا است باشندۂ عرب سعید می آید۔ حمید پایش بلغزید۔ علی پنجہ اش آہنیں است۔ کلیم کلامش خوب است۔ وسیم خطش پاکیزہ است۔ احمد نے سنے محمود را خوانم۔ قلیم نشکست نے سنے دوانم۔ لسان الغیب حافظ شیرازی۔ مصلح اعظم سعدی شیرازی۔ صاحب قران شاہجہاں۔ شاہنشاہ عالمگیر۔

۱۰- مرکب عطفی - جو معطوف علیہ اور معطوف سے ملکر مرکب ہو۔ معطوف علیہ جو حرف عطف سے پہلے ہو۔

معطوف - جو حرف عطف کے بعد ہو- زید و بکر آمدند میں زید معطوف علیہ و حرف عطف بکر معطوف ہے۔

۱۱- مرکب تاکیدی - جو تاکید و مؤکد سے مل کر مرکب ہو- تاکید، مضبوط کرنے کو مؤکد، مضبوط کئے ہوئے کو کہتے ہیں ہمہ کس میں ہمہ تاکید- کس مؤکد ہے- اس کی دو قسمیں ہیں- لفظی و معنوی-

۱- تاکید لفظی- جو لفظوں کی تکرار سے ہو جیسے زید مرد است مرد-

۲- تاکید معنوی- جو حرف تاکید سے ہو جیسے جملہ مرداں آمدند-

۱۲- مرکب حالی- جو حال ذوالحال سے مرکب ہو- ذوالحال وہ فاعل یا مفعول جس کی حالت بیان کی جائے- حال وہ اسم حالیہ یا جملہ ہے جو حالت بیان کرے- زید دواں آمد میں زید ذوالحال دواں حال ہے-

تمثیلات

حامد و حمید آمدند- محمود و مسعود رفتند- خالد و قاسم می روند- سلیم و کلیم رفتہ اند- زید زن است زن- احمد کامل بود کامل- یا رب ہمہ خلق را بمقصود برساں- احمد بسیار نیک است- احمد خنداں می آید- محمود خراماں می رفت- محمود حمید را گریاں می زد- کلیم سلیم را کشاں کشاں می آرد-

۱۳- مرکب تشبیہی- جو مشبہ مشبہ بہ سے مل کر مرکب ہو- مشبہ جس کو تشبیہ دیں- مشبہ بہ جس سے تشبیہ دیں- حرف تشبیہ جس کے ذریعہ سے تشبیہ دیں- وجہ شبہ- جس چیز میں تشبیہ دیں ان چاروں کا مرکب تشبیہی میں ہونا ضروری ہے- زید در دلاوری چوں شیر است میں زید مشبہ در دلاوری وجہ شبہ

چوں حرف تشبیہ۔ قیصر مشبہ ہے۔

۱۴۔ مرکب استثنائی۔ جو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ سے مرکب ہو۔ استثنا جماعت سے کچھ نکالنا۔ مستثنیٰ منہ جس جماعت سے نکالیں۔ مستثنیٰ جسکو نکالیں۔ حرف استثنا۔ جس کے ذریعہ سے نکالیں۔ جیسے قوم آمد مگر زید اس کی دو قسمیں ہیں۔ متصل۔ منقطع۔

۱۔ متصل۔ جس میں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک جنس سے ہوں جیسے مرداں آمدند مگر زید

۲۔ منقطع۔ وہ ہے جس میں دونوں دو جنس سے ہوں جیسے نان خوردم مگر آب

تمثیلات

محمود ہمچوں گل شگفتہ می آید۔ حمید در طاقت چوں رستم است۔ خالد مثل اسفندیار روئیں تن است۔ زلفش چوں سنبل پیچ دارد۔ ہمہ خفتند مگر من نخفتم۔ ہمہ خوردند مگر احمد کہ روزہ داشت۔ بجز آب ہیچ ننوشیدم۔ غذاہا خوردیم مگر دوائے نے۔ سوائے خرما بادامہا و کشمشہا یافتم۔

۱۵۔ مرکب تصغیری۔ جو اسم مصغر اور حرف تصغیر سے مرکب ہو جیسے طفلک

۱۶۔ مرکب تنکیری۔ جو اسم منکّر (نکرہ) اور حرف تنکیر (ے) سے مرکب ہو جیسے پادشاہے۔

۱۷۔ مرکب تعریفی۔ جو اسم معرّف (معرفہ) اور حرف تعریف سے مرکب ہو جیسے فلاں کس۔

۱۸۔ مرکب جارّی۔ جو جار مجرور سے مرکب ہو جیسے در خانہ جملہ فعلیہ میں فعل کے اور اسمیہ میں خبر (شبہ فعل) کے متعلق ہوتا ہے۔

تمثیلات

مردکے آمدہ بود۔ دخترکے می رود۔ مالکے دیرینہ روزنہ می آید۔ خواہرک کجاست۔ مردے می نماید۔ دزدے باشد۔ بلکے نداند عیبے نیست۔ فلاں مرداست۔ ہماں کس است۔ ہمیں معلوم می شود بلکے فلاں کس کمین است۔ در مدرسہ رفت۔ درخانہ نیست۔ از کجا می آید۔ در مسجد است۔

امتحان

مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ مرکب غیر مفید کس کو کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ مرکب اضافی کی علامت کے اعتبار سے اور معنی کے اعتبار سے کتنی کتنی قسمیں ہیں۔ مرکب توصیفی کسے کہتے ہیں؟ مرکب امتزاجی کی کتنی قسمیں ہیں؟ مع تعریف و امثلہ بیان کرو۔ مرکب تعدادی و عددی میں کیا فرق ہے ہر ایک کی تعریف کرو۔ مرکب تمیزی۔ مرکب اشاری۔ مرکب تفسیری کی تعریف کرو۔ مرکب موصولی و مرکب بیانی میں کیا فرق ہے؟ مرکب بدلی مرکب عطف بیانی میں کیا فرق ہے؟ مرکب تاکیدی۔ مرکب استثنائی کی کتنی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کیا کیا؟ جار مجرور کس کے متعلق ہوتے ہیں؟ مندرجہ ذیل امثلہ میں مرکب اضافی و توصیفی علیحدہ کرو!۔ روشن چراغ۔ گلزارِ جناں۔ زنجیر زلف۔ ماہِ تاباں رخسار جاناں۔ غلام پسر زید۔ زیدِ حامد۔ محبوب دلجوئے رعنا۔ عاشق دلگیر۔ نقوش روشن۔ کتاب خوشخط۔ حدیثِ رسولِ خدا۔ کلام پاک۔

باب دوم مرکب مفید

مرکب مفید۔ الفاظ کی ایسی ترکیب جس سے پوری بات معلوم ہو جائے۔ زید عالم است۔ احمد می آید۔ اسی کو کلام تام اور جملہ بھی کہتے ہیں جملہ میں تین چیز۔ مسند۔ مسند الیہ۔ اسناد کا ہونا ضروری ہے۔

مسند۔ محکوم بہ۔ جس کی اسناد کسی کی طرف کی جائے یہ اسم و فعل دونوں ہوتا ہے۔ جیسے زید عالم است۔ زید رفت میں عالم۔ رفت۔

مسند الیہ۔ محکوم علیہ۔ جس کی طرف کسی چیز کی اسناد کی جائے۔ یہ صرف اسم ہوتا ہے جیسے زید عالم است۔ زید رفت میں زید۔

اسناد۔ نسبت حکمیہ۔ رابطہ۔ اس نسبت و تعلق کو کہتے ہیں جو مسند و مسند الیہ کے درمیان ہوتا ہے۔

فائدہ۔ حرف مسند و مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔

اقسام جملہ۔ جملہ کی[1] دو قسمیں ہیں۔ جملہ انشائیہ[1]۔ جملہ خبریہ[2]۔

فصل اوّل جملہ انشائیہ

جملہ انشائیہ۔ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ آپ ہ اس کی نو قسمیں ہیں۔ (۱) امر۔ بگو (۲) نہی۔ مگو (۳) تمنی۔ کاش عالم شدے۔ (۴) ندا۔ اے زید (۵) قسم۔ بخدا حسین است (۶) تعجب۔ زید چہ گویا ست

[1] جملے کی تقسیم یوں بھی کی ہے۔ اسمیہ[1]۔ فعلیہ[2]۔ پھر ہر ایک کی دو دو قسمیں انشائیہ[1]۔ خبریہ[2]۔ ہیں ۱۲

(۷) استفہام - چہ می کنی (۸) عرض - یعنی شوق دلانا - مطالعہ چرا نمی کنی کہ سبق آسان شود (۹) عقود - یعنی جو الفاظ معاملات میں مستعمل ہیں - بخشش می فروشم بہنج می خرم -

تمثیلات

بخواں - مخند - کاج ترا بدیدمے - یا اللہ چہ کنم - بخدا کہ دلریش ننیم زید مردے سست ابس بزرگ چرا کار نمی کنی - در طفلی ادب بیاموز تا در جوانی معزز باشی قیمتش دہ روپیہ می دہم - بگیر - مخور - کاشکے دلم بدستم بودے - کرمیا کرم کن - حقا کہ ترا می زنم - سبحان اللہ زید است مرد دلا ورچہ می نویسی - کسبِ کمال کن کہ عزیز جہاں شوی - ایں کتاب چہ قیمت دارد -

فصل دوم جملہ خبریہ

جملہ خبریہ - وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں - زید دانا ست - احمد آمد - اس کی دو قسمیں ہیں - اسمیہ - فعلیہ -

ا - جملہ اسمیہ خبریہ

جملہ اسمیہ - وہ ہے جو دو اسموں اور حرف رابطہ سے ملکر بنے - جیسے زید عاقل است - اس کے تین جز مبتدا - خبر - حرف ربط - ہوتے ہیں - مبتدا - جس اسم کی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے - یہ ہمیشہ اسم معرفہ ہوگا - اگر نکرہ ہو تو کسی خصوصیت کے ساتھ - اسم ذات وصفت میں

اسم ذات۔ مشبہ و مشبہ بہ میں مشبہ مبتدا ہوگا۔ جملہ میں مبتدا پہلے ہوتا ہے۔ کبھی اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے خاص کر نظم میں۔ بوقت جواب استفہام محذوف ہو جاتا ہے۔

خبر۔ جس کی نسبت کسی اسم کی طرف کی جائے۔ جملہ میں مبتدا کے بعد آئے گی اور نظم میں کبھی مقدم ہو جاتی ہے۔ بوقتِ جوابِ استفہام اور جار مجرور کے قبل محذوف ہوتی ہے۔

حروف رابطہ۔ چھ[۱] ہیں۔ است۔ اند۔ ای۔ اید۔ ام۔ ایم۔ اکثر خبر کے بعد آتے ہیں۔ کبھی حذف ہو جاتے ہیں۔ وحدت و جمع میں مبتدا کے تابع ہوتے ہیں۔ مگر غیر ذی روح کے لئے ہمیشہ واحد ہی آتے ہیں۔

فائدہ۔ جملہ اسمیہ بقرینۂ استفہام محذوف ہو جاتا ہے جیسے آیا زید حاضر است؟ کے جواب میں بلے! یا نے! کے بعد زید حاضر است یا زید حاضر نیست محذوف ہے۔

تمثیلات

احمد ذہین است۔ شیر حیوان است۔ گل سُرخ است۔ قاسم حاتم است۔ محمود کیست؟ پسر حامد است۔ امیر قافلہ زید است۔ خداوند عالم جہاں آفرین۔ عالم کیست؟ ہاشم۔ ایں ہمہ مرداں جاہلند۔ خلیل واعظ است۔ تو بسیار دانش مندی۔ شما دانا اید۔ من جاہلم۔

---

[۱] کبھی است کو "ستے" کر دیتے ہیں زیبا ستے، دیبا ستے میں اور ہست کے چھوٹ صیغے نیز بود۔ شد بھی حرف ربط کا کام دے جاتے ہیں ۱۲۔

ما ہمہ مسکینیم۔ اموال دنیا کم بقا است۔ ہمہ خرابیہا ظاہر است۔ حامد غافل است قمری طائر است۔ ہوا گرم است۔ اسپ برق است۔ سلیم کیست؟ پسر علیم! از نیس حمید است۔

۲۔ جملہ فعلیہ خبریہ

جملہ فعلیہ۔ جو فعل و فاعل کبھی مفعول سے مرکب ہو جیسے حامد آمد۔ محمود نان می خورد۔

اقسام فعل۔ فعل ترکیب کے اعتبار سے تین قسم پر ہے۔ لازم[۱]۔ متعدی[۲]۔ مشترک[۳]۔

۱۔ فعل لازم۔ وہ ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے۔ جیسے زید رفت۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ فعل[۱] تام۔ فعل ناقص۔

فعل تام۔ وہ ہے جو فاعل پر تمام ہو اور کسی چیز کی اُس کو حاجت نہ ہو۔ جیسے قاسم خندید۔

فعل ناقص۔ وہ ہے جس میں فاعل کے علاوہ کسی دوسری چیز کی ضرورت ہو۔ جیسے زید عالم شد۔ اس صورت میں زید کو فعل ناقص (شد) کا اسم اور عالم کو اُس کی خبر کہیں گے اور اگر صرف فاعل ہی پر تمام ہو جائے تو وہ بھی تام ہی کہلائے گا۔

تمثیلات

حمید خسپید۔ محمود غنود۔ مسعود سخی بود۔ خالد فاضل شد۔ احمد را

اسپے باید۔ ضریرے بصیر گشت۔ قاسم حافظ گردید۔ ابر بود۔ باراں می شود۔ کلیم دکتور می شود۔ پدر وحید مہندس بود۔ نعیم میگرید۔ سلیم می رود۔ وحید آمدہ بود۔ سعیدہ شنیدہ است۔

۲۔ **فعل متعدی**۔ وہ ہے جس میں مفعول کی ضرورت ہو جیسے زید آب می نوشد۔ متعدی بدو مفعول بھی ہوتا ہے جیسے احمد محمود را درم داد۔ کبھی بسہ مفعول بھی ہو جاتا ہے۔ احمد از حمید محمود را درم دہانید۔ ایک قسم فعل متعدی کی افعال قلوب ہے۔

افعال قلوب۔ ان فعلوں کو کہتے ہیں جن کا تعلّق قلب (دل) سے ہو اور ان کے دو مفعول ہوں اور دونوں ضروری ہوں جیسے ؎

ترا من خردمند پنداشتم برا سرار ملکت امیں داشتم

اس میں "پنداشتم" "داشتم" افعال قلوب ہیں۔ اگر ایک ہی مفعول پر تمام ہو جاویں تو افعال قلوب نہ رہیں گے۔ جیسے ؎

بازیاں را چشم نیکی داشتیم خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

۳۔ **فعل مشترک**۔ وہ ہے جو کبھی لازم آئے اور کبھی متعدی جیسے ع اگر تشنگی بشکنی کارزار۔

تمثیلات

حمید از سعید قلمے خواست۔ محمود مسعود را چیزے داد۔ علیم بکلیم گلیم سپرد۔ صادق طارق را سارق فہمیدہ بود۔ عاقل کامل را غافل دانستہ بود۔ من او را سخن فہم می دانم۔ من او را می شناسم۔ دیدہ بودم روئے تو۔

دانستہ بودم خوئے تو۔ من سوختم و ترا سوختم۔ ہر چہ آموختم ترا آموختم۔

از تو پیوستم ترا پیوستہ ام۔

طریق تعدیہ۔ فعل لازم کے امر حاضر پر "اندن" یا "انیدن" بڑھانے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے اور متعدی کے امر پر بڑھانے سے متعدی المتعدی ہو جاتا ہے جیسے ترسیدن سے ترساندن۔ یا ترسانیدن اور خوردن سے خوراندن یا خورانیدن وغیرہ۔

تمثیلات

اندوختن اندوزانیدن۔ برشتن بریانیدن۔ پروردن پرورانیدن پیچیدن پیچانیدن۔ جنبیدن جنبانیدن۔ چسپیدن چسپانیدن۔ خلیدن خلانیدن۔ دویدن دوانیدن۔ رمیدن رمانیدن۔ ستیزیدن ستیزانیدن وغیرہ

فاعل۔ وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت ہو رہی ہو اور فعل اسکے ساتھ قائم یا اس سے صادر ہوتا ہو اکثر فعل سے پہلے آتا ہے جیسے زید برد اس کی دو قسمیں ہیں۔ مظہر۔ مضمر۔

فاعل مظہر۔ اگر ذوی العقول ہے تو فعل پانچ چیزوں میں متحد ہوگا۔ وحدت۔ جمعیت۔ غیبت۔ حضور۔ تکلم میں۔ تعظیماً واحد کے لئے جمع بھی مستعمل ہے۔ متکلم انکسار سے اپنے لئے صیغہ واحد غائب بھی لاتا ہے۔ اسم جمع اور غیر ذوی العقول کی جمع کے لئے فعل واحد و جمع دونوں جائز ہیں اور غیر ذی روح کے لئے فصیح واحد ہی ہے اگرچہ جمع بھی جائز ہے۔

فاعل مضمر۔ فعل میں یا ضمیر بارز ہوگی۔ جیسے کردم میں یا مستتر جیسے رفت

نجور میں مگر جب بارز غائب و حاضر ہو یا مستتر ہو تو فاعل معہود ذہنی یا خارجی ہوا کرتا ہے۔

تمثیلات

احمد کرد - مرداں رفتند - تو چہ می کنی - شما کجا می روید - من می آیم ما ہمہ می خوانیم - جناب آغا می فرمایند - میرزا صاحب اچہ می کنید - حضور شاں فرمودہ بودند - خاکسار می گوید - بندہ عرض می کند - ہمہ گاوان دہ زراعت چریدہ اند - گوسپندان شما کشتم چریدند - طائفہ دزدان عرب بر سر کوہے نشستہ بود - اگر ایں طائفہ ہمبر نسق روزگارے مداومت نمایند - ہمہ کارہائے تو خوب می شود - سخنہا در میاں آمد - کار دہاکندہ شدند گفتہ اند کہ قول مرداں جاں دارد - آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بسیار بود - می گویند کہ محمود ایاز را دوست میداشت ۔ بہ مشورت مجلس آراستند نشستند و گفتند و برخاستند ۔ بیا و نشین و بنوش و بخور + بدل شادماں شو غم کس مخور -

فائدہ - ایک فعل کے اگر کئی فاعل غائب بذریعہ عطف ہوں تو فعل جمع غائب اور اگر اس کے ساتھ کوئی حاضر ہو تو جمع حاضر - اگر متکلم ہو تو جمع متکلم آئے گا اور اگر حرف تردید کے ساتھ کئی فاعل آئیں تو جس فاعل کے ساتھ فعل ہو گا اسی جیسا ہو گا۔

تمثیلات

احمد و محمود و حامد آمدند - احمد و حمید و شما آمدید - حمید و خالد و من آمدیم

مسعود و سعید رفتند۔ کلیم و سلیم و تو رفتید۔ موسیٰ و عیسیٰ و ما می آئیم۔ حمید یا سعید آمد۔ حمید یا اوشاں آمدہ اند۔ تو آمدہ بودی یا وحید۔ محمود یا من یا شما می آمدید۔ حمید یا تو یا من رفتیم۔ خالد یا حامد یا ما آئیم۔ من خورم یا تو۔ ما نویسیم یا شما۔

مفعول مالم یسم فاعلہ۔ فعل مجہول کے مفعول کو کہتے ہیں جو قائم مقام فاعل کے ہوتا ہے اس لئے اس کو نائب فاعل بھی کہتے ہیں جیسے زید کشتہ شد۔

تمثیلات

خامہ تراشیدہ شد۔ مردماں گرفتہ شدہ اند۔ کتاب نوشتہ میشود۔ کاغذ ساختہ می شود۔ سخن گفتہ شود۔ مگر فہمیدہ نمی شود۔ بسیار کارہا کردہ شود مگر پذیرفتہ نمی شود۔ ما شینے ساختہ میشود کہ کارہا کردہ می شود۔

مفعول بہ۔ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو اکثر فاعل کے بعد فعل سے پہلے آتا ہے ذوی العقول مفعول بہ کی اکثر یہ علامت "را" ہے۔

فائدہ۔ گفتن اور اس کے مشتق و مرادف فعلوں کے مفعول بہ کو مقولہ کہتے ہیں۔

تمثیلات

احمد محمود را میزند۔ احمد طعام می خورد۔ کارے می کنم۔ اسپش را فروختہ ام۔ مردی زمردماں نشاید نہفت ۵ بچہ کار آیدت از گل طبقے از گلستان من ببر ورقے۔ ترا گفتم کہ چنیں مکن۔ ایں بگو کہ مرو۔ دلم نمیخواہد کہ چیزے بخورم۔

فائدہ۔ جملہ فعلیہ میں بقرینہ استفہام کبھی فعل کبھی فاعل کبھی مفعول کبھی

فعل فاعل کبھی فاعل مفعول کبھی فعل فاعل مفعول تینوں محذوف ہوتے ہیں۔

فائدہ۔ بائے قسمیہ سے پہلے قسم می خورم۔ بائے ابتدائیہ سے پہلے ابتدا می کنم۔ منادی اور مندوب سے پہلے می خوانم محذوف رہتا ہے۔ منادی و مندوب میں اس کے قائم مقام حرف ندا رہتا ہے۔ محذر منہ میں بھی فعل محذوف رہتا ہے جیسے مار مار یعنی مار بر آمدہ است یا مار را ابز نید۔ اس میں مفعول بہ کا مکرر ہونا فعل کے قائم مقام ہے۔

تمثیلات

کدام می رود؟ زید۔ احمد چہ می کند؟ سبق یاد می کند۔ نان کہ بخورد؟ احمد می خورد۔ زید چہ آورد؟ چاقو۔ احمد حمید را خواند؟ خواند۔ آیا حمید انبہ می خورد؟ بلے۔ کدام کس می گرید؟ نعیم۔ حمید چہ می خورد؟ حلوا بخورد۔ پلاؤ کہ می آورد؟ سعید آورد۔ مسعود چہ می جوید؟ شیر برنج۔ احمد بادام آورد؟ آورد۔ آیا وحید نانِ تفتان خواہد خورد؟ بلے۔ بجانِ تو چنان نیستم۔ بنام خداوند جان آفرین۔ رحیما رحم کن۔ وا زیداہ کجائی؟۔ دزد دزد ہشیار باش

مفعول مطلق۔ اپنے فعل کا مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا مرادف ہوتا ہے اور تاکید فعل و وضع و عادت کے لئے آتا ہے۔

تمثیلات

بخندید خندیدنِ نو بہار۔ نہ دوید دویدنِ اسپ بدود۔ دہ صحبت با تو نشستم اما یک صحبت ہم مؤثر نہ شد۔ بجوشید جوشیدنِ اہرمن۔ خواہم زد چنانکہ باید زد۔ وے امسال بپوست با ما وصال۔

مفعول فیہ۔ فعل واقع ہونے کی جگہ اور وقت کو کہتے ہیں پہلے کو ظرف مکانی اور دوسرے کو ظرف زمانی کہتے ہیں۔ ان دونوں کی بھی دو دو قسمیں محدود وغیر محدود ہیں۔

ظرف مکانی محدود۔ متعین جگہ جیسے سرائے۔ مکان۔ خانہ۔ بازار۔ شہر۔ دہ۔ باغ۔ کوچہ۔ کلبہ وغیرہ۔

ظرف مکانی غیر محدود۔ غیر متعین جگہ جیسے نشیب۔ فراز۔ پس۔ پیش۔ دور۔ نزدیک۔ درون۔ بروں وغیرہ۔

ظرف زمانی محدود۔ متعین وقت جیسے ساعت۔ لمحہ۔ لحظہ۔ شامگاہ۔ بامداد۔ نیم شب۔ نیم روز وغیرہ۔

ظرف زمانی غیر محدود۔ غیر متعین وقت جیسے روزگار۔ عہد۔ وقت۔ ہنگام۔ مدت۔ زمانہ۔ ہموارہ۔ ہمیشہ وغیرہ۔

تمثیلات

رباط شما بکدام محلہ است۔ بصحرا چرا می روی۔ از کوہ گیاہی خواہم آورد۔ در کاشانہ من بیائید۔ زیر و بالا دیدہ برو۔ بجانب راست قریب من بنشیں۔ پیرامون خانہ من مگرد۔ روبروئے او مرو۔ صبحگاہاں برخیز۔ ہر روز میا۔ ماہ بماہ وظیفہ یافتہ می شود۔ امشب کجا بودی۔ صبح ترا نیافتم۔ چاشت گاہ بروم۔ در زمان بنشیں این چنیں نہ بود۔ دیرگاہ شد کہ ترا ندیدم پیوستہ نزد تو می مانم۔ مدام از و گریزانم۔

مفعول لہٗ۔ وہ ہے جو فعل کا سبب و علت واقع ہو، چاہے فعل

اس کے ہونے کی وجہ سے صادر ہوا ہو یا اس کے پیدا کرنے کے لئے ۔ جیسے
دیانۃً راست گفتم ۔ زید را تادیباً زدم ۔

تمثیلات

تکلفاً تنبول خوردم ۔ مذاقاً چنیں گفتم ۔ تفریحاً بیروں می روم ۔ عقلاً محال پندارم نقلاً بثبوت پیوست ۔ حکماً می گویم ۔ قولاً و عملاً ثابت کردہ ام ۔

حال ۔ وہ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بتلائے اکثر اسم حالیہ اسم صفت ۔ اسم فاعل ۔ اسم مفعول ہوا کرتا ہے ۔

ذوالحال ۔ وہ فاعل یا مفعول ہے جس کی کوئی حالت بیان کی جائے ۔

تمثیلات

احمد خراماں می رفت ۔ محمود را گریاں دیدم ۔ سعید و حمید غضب ناک یکدیگرے را می زدند ۔ خالد شاداں گل خنداں می چید ۔ غنچۂ ناشگفتہ مچیں ۔ زید دلیرانہ بر فوج حملہ می کند ۔ حامد شمشیر بکف بر قلب لشکر زد و تنے چند مردان برہم شدہ را بکشت محمود را می زدم و برادرش استادہ بود ۔ اشعار عاشقانہ نخواں ۔ مزاج شاعرانہ دارم طبع روشن قلب فرحاں داری ۔

جار مجرور ۔ حروف جارہ جس اسم پر داخل ہوتے ہیں اُس کو مجرور کہتے ہیں ۔ اور سوائے را کے تمام شروع اسم پر آتے ہیں ۔ فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوتے ہیں اور اس کے معنی کو اسم تک پہونچاتے ہیں ۔ کبھی ان کا متعلق محذوف بھی ہوتا ہے ۔

تمثیلات

در لکنو رفتم ۔ بر اسپ سوار شدم ۔ مسعود را سبق دادم ۔ تا دہلی سیر کردم ۔

تا بازار رفتہ بودم۔ سعید در خوشنویسی کامل است۔ حمید در نشانہ بازی ماہر است
برائے دیدنِ تو آمدہ ام۔ محمود در مدرسہ است۔ سلیمان در خانہ نیست۔ ترا در
خانۂ تو چند بار جستجو کردم لاکن نیافتم۔ برادرِ تو در سخاوت چوں حاتم است۔
در دنیا کسے را از کسے امید بہبودی نیست۔ مکن تکیہ بر ملک ناپائیدار۔
فائدہ۔ منادی بغیر جواب ندا کے قسم بغیر جوابِ قسم کے اور شرط بغیر جزا کے نہیں ہوتی۔

تمثیلات

اے رحیم رحم کن۔ بخدا چنیں خواہم کرد۔ اگر رفتی جاں بسلامت بردی۔
اے زید ایں جا بیا۔ حقا کہ چنیں نیست۔ اگر کار کنی مزد یابی۔

فصل سوم متفرق جملے

حقیقت میں تمام جملوں کی اصل جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ ہی ہیں۔ اس لئے تمام جملوں کی ترکیب اسمیہ یا فعلیہ کر کے کسی حرف معنوی کی مناسبت سے یا مقام کے مناسب جملہ کا نام رکھا جاتا ہے بطور مثال چند جملے درج ہیں۔

۱۔ **جملہ مستانفہ**۔ جو ابتدائے کلام میں واقع ہو۔ جیسے ؎
معدلت شحنہ ایست ملک آرا

۲۔ **جملہ معترضہ**۔ جو درمیان کلام میں ہو اور قبل و بعد سے کچھ تعلق نہ ہو ؎
ندانست "عقلش بسوزد" توئی

۳۔ **جملہ شرطیہ**۔ جو شرط و جزا سے مل کر بنے ؎ اگر دست یابد بُبرو سرت۔

کبھی جزا محذوف ہوتی ہے ع تراگر باقضا یارا ست بجنگ است۔ (بجنگ)

۴۔ جملہ قسمیہ۔ جو قسم اور جواب قسم سے مرکب ہو ع بمردی کہ پیش آیدت دشمنی۔

۵۔ جملہ ندائیہ۔ جو حرف ندا منادیٰ اور جواب ندا سے مرکب ہو حرف ندا جس سے پکاریں منادیٰ جس کو پکاریں۔ جواب ندا۔ جو پکار کر کہیں۔ ع

پادشاہا جرم ما را در گذار۔ کبھی حرف ندا محذوف ہوتا ہے۔ ع سعدیؔ

رہ کعبہ رضا گیر۔ کبھی منادیٰ محذوف ہوتا ہے۔ ع

اے متاعِ درد در بازارِ جاں انداختہ

۶۔ جملہ دعائیہ۔ جس میں دعا ہو۔ ع یارب بقائے عمر تو باشد ہزار سال۔

۷۔ جملہ معطوفہ جس میں معطوف علیہ حرف عطف و معطوف ہوں۔ ع

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

۸۔ جملہ معللہ جسمیں معلول و علت پائی جائے ع نگہدار فرصت کہ عالم دمیست

۹۔ جملہ منتجہ۔ جو کلام سابق سے بطور نتیجہ پیدا ہو۔ ؎

عالمے خفتہ است و تو خفتہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

۱۰۔ جملہ مبینہ۔ جو کلام سابق کا بیان واقع ہو ع شنیدم کہ شاپور دم درکشید۔

۱۱۔ جملہ تمثیلیہ۔ جس میں پہلے جز کی مثال دوسرا ہو پہلے کو ممثل لہٗ اور دوسرے کو مثال کہتے ہیں۔ جیسے۔ ؎

انتہائے کمال نقصانست گل بریزد بوقت سیرابی

۱۲۔ جملہ استفہامیہ۔ جس میں کسی قسم کا سوال پایا جائے۔ جیسے کجا میروی؟

اس کی تین قسمیں ہیں۔ استخباری۔ اقراری۔ انکاری۔

استفہام استخباری - جس میں خبر کے متعلق سوال ہو۔ ع

اے کبکِ خوش خرام کجا میروی بناز۔

استفہام اقراری - جس میں لفظی انکار سے اقرار کا سوال ہو۔ ع

نہ شمشیر دوراں خلست ؟

استفہام انکاری - جس میں لفظی اقرار سے انکار کا سوال ہو۔ ع

کرادانی ازِ خسروانِ عجم

تمثیلات

علم خزانہ ست مقفل ۔ دست من خدا لیش بیا مرزد خوب بود ع
اگر عاشقی سر مشو از مرض ـــ تو گر تنگر کردی کہ با دیدۂ + دلیش بہتر است)
وگرنہ تو ہم چشم پوشیدۂ ـــ بمردی کہ ملک سراسر زمین + نیرزد کہ خونے
چکد بر زمیں ع خداوندا نہ ہستی سادہ بودیم ع صالحاں خوردہ مگیرید
کہ مار ندانیم ـــ اے تاج دولت بر سرت از ابتدا تا انتہا + وے خلق
گیتی چاکرت از ابتدا تا انتہا۔ ع آلہی غنچۂ اُمید بکشا۔ ع حرص بگذار
و پادشاہی کن ـــ ز نام آوراں گوئے دولت ربود + کہ در گنج بخشی نظیرش نبود
ـــ تو عالم و عالم شود محترم + لہذا بگوئم ترا محترم ع شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت
ـــ بر تواضعہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست + پائے بوسِ سیل از پا افگند
دیوار را ـــ ع چو دانی تکبر چرا می کنی ؟ ع ندانی کہ من مرغ دامت نیم۔ ـــ
کجا شرع با عقل فتوی دہد کہ اہلِ خرد دیں بدنیا دہد

محذوفات و مقدرات - کسی شعر یا عبارت میں کسی لفظ یا جملہ کے

محذوف و مقدر ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی مجبوری کی وجہ سے ایسا کیا گیا، بلکہ اہل زبان کا محاورہ اسی طرح ہے۔ اسی وجہ سے اس کا کوئی خاص ضابطہ و قاعدہ نہیں کہ کہاں محذوف ہوتا ہے کہاں نہیں۔ فصیح وہی ہوگا جو اہل زبان کے مطابق ہو۔ فارسی ہی میں نہیں بلکہ ہر زبان میں ایسا ہی ہے۔

تمثیلات

(شروع میکنم) بنام جہاندار جاں آفریں (سوگند میخورم) بخدا کہ واجب آمد از تو احتراز کردن۔ احمد در خانہ (موجود) نیست۔ در مدرسہ (موجود) است سے خدایا بہیں حال زار مرا (و بنا ہم بدہ) + ہمہ دہر در زینہار تو اند سے تنہا عدل و داد ت بعالم رسید (و چنیں می باید) + نیاگانت[۱] را ایں علامت زیست۔

تفریس

کسی غیر زبان کے الفاظ میں حرفی یا حرکتی تغیر پیدا کر کے فارسی میں لے آنے کا نام تفریس ہے اور اس لفظ کو "مفرّس" کہتے ہیں۔

تمثیلات

لکھنؤ سے لکنوٗ۔ حُجلہ سے حَجلہ۔ قَرْن سے قَرَن۔ عظمٰشان سے عَظَمشان۔ حدّ سے حد۔ قَدّ سے قد۔ رَوق سے رواق۔ سلامت سے سلامتی۔ ابایزید سے بایزید۔ ابوالہوس بوالہوس۔ محاکاۃ سے محاکا۔ مواساۃ سے مواسا۔ اسٹیشن سے استاسون۔ یونیورسٹی سے اونیورستیہ۔

---

[۱] نیاگاں۔ اجداد۔ باپ۔ دادے۔

اشارہ سے اشارت وغیرہ۔

امتحان

مرکب مفید کس کو کہتے ہیں۔ جملہ کی کتنی قسمیں ہیں۔ جملہ انشائیہ کی قسمیں مع مثال بتاؤ۔ جملہ اسمیہ کس کی قسم ہے۔ اور اس میں کس کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ فعل کی ترکیبی کتنی قسمیں ہیں۔ فعل لازم اور اس کی قسمیں بتاؤ۔ طریقہ تعدیہ بتاؤ۔ فاعل اور اس کی قسموں کی تعریف کرو۔ مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہٗ کی مختصر تعریفیں کرو۔ حال ذوالحال۔ جار مجرور کس کو کہتے ہیں۔ چند متفرق جملوں کی مثالیں دے کر سمجھائیے۔ محذوفات و تفریس سے کیا مطلب ہے؟۔

باب سوم حل ترکیب

فائدہ - جملہ میں فعل فاعل مفعول بہ ہوں تو جملہ فعلیہ ہے اگر خبر معلوم ہو تو خبریہ ہے ورنہ انشائیہ ہوگا۔ اگر مبتدا خبر ہوں تو جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا۔

فصل اوّل دریافتن اجزائے جملہ

چند قاعدے اجزائے جملہ دریافت کرنے کیلئے حسب ذیل ہیں۔

۱- فعل معروف کے معنی کے ساتھ "کون" یا "کس نے" ملائیں تو جواب فاعل ہوگا۔

۲- فعل مجہول کے معنی کے ساتھ "کون" یا "کیا" ملائیں تو جواب مفعول مالم یسم فاعلہ ہوگا۔ فعل مجہول متعدی بدو مفعول میں "کون" کا جواب مفعول مالم یسم فاعلہ اور "کیا" کا جواب مفعول بہ ہوگا۔

۳- فعل معروف کے معنی کے ساتھ "کس کو" یا "کیا" ملائیں تو جواب مفعول بہ ہوگا اور جب متعدی بدو مفعول ہو تو "کس کو" کا جواب مفعول اول اور "کیا" کا جواب مفعول ثانی ہوگا۔

تمثیلات

زید رفت احمد آمد۔ حامد خورد۔ محمود نوشید۔ سلیم خفتہ است۔ زید کشتہ شدہ است۔ سخن شنیدہ شد۔ محمود عالم دانستہ شد۔ حامد را درم دادہ شد۔ کلیم سلیم را زد۔ عثمان نان خورد مسعود را عالم پنداشتم۔ خلیل را

علیل فہمیدہ بودم۔

۴۔ جب فعل کے معنی کے ساتھ "کب" یا "کہاں" ملائیں تو جواب مفعول فیہ ہوگا "کب" کا جواب ظرف زمان اور "کہاں" کا جواب ظرف مکان ہوگا

۵۔ جب فعل کے معنی کے ساتھ "کس واسطے" یا "کس سبب سے" یا "کیوں" ملائیں تو جواب مفعول لہٗ ہوگا۔

۶۔ جب فعل کے معنی کے ساتھ "کیسا" "کس قدر" "کس طرح" "کتنی بار" ملائیں تو جواب مفعول مطلق ہوگا۔

تمثیلات

سحرگاہ زید را بالائے بام زدم۔ امشب حمید را درون خانہ کشتم۔ زید را تادیباً بستہ بودم۔ ہر روز تفریحاً بیروں می رفت۔ زدم زید را زدنی۔ نشست امیر نشستم۔ یک ضرب زدم۔

۷۔ جب فعل کے معنے کے ساتھ "کس صورت سے" یا "کس حالت میں" یا "کیونکر" ملائیں تو جواب حال ہوگا۔

۸۔ دو اسموں میں سے ایک کے ساتھ "کس کا" یا کس کی" یا "کس کے" ملائیں تو جواب مضاف الیہ اور وہ خود مضاف ہوگا۔

۹۔ دو اسموں میں سے ایک کے ساتھ "کیسا" "کیسی" "کیسے" ملائیں تو جواب صفت اور وہ خود موصوف ہوگا۔

تمثیلات

زید را البتہ زدم۔ محمود خنداں رفت۔ حمید را گریاں زدم۔ سعید

افتاں وخیزاں می رود۔ نزد خال نشیں۔ غلامِ زید را نخواں۔ پسرِ محمود کجاست کتابِ پسرِ بکر بگیر۔ قلمِ سلیم بیار۔ غلامِ پسرِ حمید برفت۔ مرد نیک می آید۔ جوانِ عاقل رفتہ است۔ پسرِ خوش خُو نشستہ است۔ زنِ خوب سیرت استادہ است مرد جانباز کجاست۔

۱۰۔ جب کسی اسم کے ساتھ "کیا ہے" ملائیں تو جواب خبر اور وہ خود مبتدا ہوگا۔

۱۱۔ جب دو اسموں میں اول کے معنی کے ساتھ "کیا چیز" "کس چیز کی" "کس چیز سے" ملائیں تو جواب تمیز اور وہ خود ممیز ہوگا۔

۱۲۔ جب دو یا کئی اسموں کے بعد "کون ہے" ملائیں تو جواب بدل اور وہ خود مبدل منہ ہوگا۔

تمثیلات

زید دانا ست۔ خلیل عاقل است۔ پسر نادان است۔ عوام جاہل اند۔ تو نیک ہستی۔ یک مشت خاک بیار۔ دو پیمانہ شراب بریز۔ دہ گز جامہ تراش۔ یک کروہ مسافت طے کردم۔ یک صد انبہ خریدم۔ خالد پسر زید مے آید۔ محمود نواسۂ سلیم می رود۔ طالب علم علیم الدین آمدہ است۔ آہنگر حمید استادہ است نجّار وحید می خواہد۔

فصل دوم اجزائے لازم ملزوم

ترکیب کرنے میں بعض اسم بغیر ایک دوسرے کے جزء جملہ نہیں ہوتے اُن کی مثال حسب ذیل ہے۔

۱۔ مضاف مضاف الیہ مل کر جزِ جملہ ہوتے ہیں۔

مبتدا خبر۔ ع خداوند خانہ خداوندِ ماست۔

خداوند۔ مضاف ۔ خانہ مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ خداوند مضاف ما مضاف الیہ ملکر خبر۔ است حرفِ ربط مبتدا ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل و مفعول۔ ع کوس رحلت بکوفت دستِ اجل۔

بکوفت فعل۔ دست مضاف اجل مضاف الیہ ملکر فاعل کوس مضاف رحلت مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مجرور۔ ع روشنی از چشمِ نابینا مجو۔

مجو فعل با فاعل روشنی مفعول بہ از حرفِ جار چشم مضاف نابینا مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور متعلق مجو کے مجو فعل با فاعل اپنے مفعول بہ و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تمثیلات

سے ترکِ احسانِ خواجہ اولیٰ تر + کاحتمالِ جفائے بوابان۔ ع راستی موجب رضائے خدا است۔ ع سوزِ جگر گدازِ دلِ من حد گذشت ع بعہد تو می بینم آرام خلق۔ ع دست در دامن مردان زن و اندیشہ مکن۔

۲۔ موصوف صفت ملکر جز جملہ ہوتے ہیں۔

مبتدا خبر ع فراق مخلد غم جانگداز ست۔

فراق موصوف مخلد صفت ملکر مبتدا غم موصوف جانگداز صفت ملکر خبر است حرف ربط مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل و مفعول ۔ع شراب مروّق دہد روح نو۔

دہد فعل شراب موصوف مروّق صفت ملکر فاعل روح موصوف نو صفت مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مجرور ۔ع ز بوئے جانفزا جانم فزودست۔

فزودست فعل جان مضاف م مضاف الیہ ملکر فاعل از حرف جار بوے موصوف جانفزا صفت ملکر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمثیلات

ع شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام ۔ع بگفت احوالِ ما برقِ جہاں است۔

ع اسپ لاغر میاں بکار آید ۔ع گلِ خوش رنگ آوردہ ام ز بستاں۔

ع در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس۔

۳۔ **معطوف علیہ معطوف** مل کر جز جملہ ہوتے ہیں۔

مبتدا خبر ۔ع امیر و غریب اند بے دست و پا۔

امیر معطوف علیہ و حرف عطف غریب معطوف ملکر مبتدا بے حرف نفی دست معطوف علیہ و حرف عطف پا معطوف ملکر خبر اند حرف ربط مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل و مفعول ۔ع حمید و حسن خوردہ اند نان و شیر۔

خوردہ اند فعل۔ حمیدا معطوف علیہ و حرف عطف حسن معطوف ملکر فاعل

نان معطوف علیہ و حرف عطف شیر معطوف ملکر مفعول بہ فعل فاعل

مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مجرور ع زعلم و عمل گشتہ سربلند۔

گشتہ فعل با فاعل سربلند مفعول بہ ز حرف جار علم معطوف علیہ

و حرف عطف عمل معطوف ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق۔ فعل فعل با فاعل

و مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمثیلات

ع طبیب و حکیم است بیدا اے برادر۔ ع بگفتا کہ این است تاج و

کلاہ۔ ع خرابی و بدنامی آید ز جور۔ ع نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ۔

ع زلعل و گہر خرمن اندوختی۔

۴۔ **عدد معدود ملکر جز جملہ ہوتے ہیں۔**

مبتدا خبر ع دو تن اند دو پہلوان بزرگ۔

دو عدد تن معدود ملکر مبتدا دو عدد پہلوان بزرگ مرکب توصیفی

معدود مل کر خبر اند حرف ربط مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل و مفعول ع ہزار انبہ خوردند دہ آدمی۔

خوردند فعل دہ عدد آدمی معدود ملکر فاعل ہزار عدد انبہ معدود

مل کر مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مجرور ع نبرد آزمایم ز پنجاہ کس۔

آزمائیم فعل با فاعل نبرد مفعول بہ از حرف جار پنجاہ عدد کس معدود ملکر مجرور جار مجرور مل کر متعلق فعل ہوئے فعل با فاعل و مفعول بہ و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمثیلات

دہ کس موجود اند۔ مادہ جو انیم۔ صد درم نزدم فراہم آمد۔ ہزار دینار جمع نمودیم۔ زر پنج خیار بخیلی مکن۔

۵۔ ممیز تمیز۔ ملکر جز جملہ ہوتے ہیں۔

مبتدا خبر ؎ دو جام بادۂ صاف است دو جام آبِ حیات۔

دو جام مرکب عددی ممیز بادۂ صاف مرکب توصیفی تمیز مل کر مبتدا دو جام مرکب عددی ممیز آبِ حیات مرکب اضافی تمیز ملکر خبر است حرف ربط مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل و مفعول ؎ دو گز پارچہ برد مثقال زر

برد فعل دو گز مرکب عددی ممیز پارچہ تمیز ملکر فاعل مثقال ممیز زر تمیز ملکر مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مجرور ؎ بہفتاد فرسنگ رہ رفتہ ایم۔

رفتہ ایم فعل با فاعل ب حرف جر ہفتاد فرسنگ مرکب عددی ممیز رہ تمیز ملکر مجرور جار مجرور متعلق فعل، فعل با فاعل و متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تمثیلات

دو پیمانہ شمیر موجود است۔ این است دہ من شکر نزدم دہ گز پارچہ

آمدہ است - پنج مثقال عنبر بیار - بادہ ساغرے کنی بخودم -

۶- موصول صلہ ملکر جزء جملہ ہوتے ہیں -

مبتدا ع ہرچہ از دوست می رسد نیکوست -

ہرچہ موصول میرسد فعل ضمیر او کی مستتر راجع بسوئے موصول فاعل از حرف جار دوست مجرور جار مجرور متعلق فعل فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر صلہ موصول صلہ ملکر مبتدا نیکو خبر است حرف ربط مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا -

خبر ع خدا آنکہ لوح و قلم آفرید -

خدا مبتدا آنکہ موصول آفرید فعل ضمیر مستتر راجع بسوئے موصول فاعل لوح و قلم مرکب عطفی مفعول بہ فعل فاعل و مفعول بہ ملکر صلہ موصول صلہ ملکر خبر است حرف ربط محذوف مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا -

فاعل ع کرم ورزد آں سر کہ مغزے در وست -

ورزد فعل آں سر کہ موصول با کاف صلہ مغزے مبتدا در جار او ضمیر منفصل راجع بسوئے موصول مجرور جار مجرور ملکر متعلق موجود مقدر کے موجود اپنے متعلق سے ملکر خبر است حرف ربط مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ موصول صلہ ملکر فاعل کرم مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

مفعول ع ہر آنچہ کہ می بایدت پیش گیر -

پیش گیر فعل با فاعل ہر آنچہ موصول کہ برائے صلہ می باید فعل ضمیر مستتر راجع بسوئے موصول فاعل برائے محذوف حرف جار ت

مجرور جار مجرور متعلق فعل می باید کے فعل و متعلق ملکر صلہ موصول صلہ ملکر مفعول بہ ہوا فعل با فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مجرور ع فرو تر نشست از مقامیکہ بود۔

نشست فعل ضمیر مستتر راجع بسوئے فقیہ کہن جامہ فاعل از حرف جار مقامیکہ موصول با کاف صلہ بود فعل ضمیر مستتر راجع بسوئے موصول فاعل فعل فاعل ملکر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق فعل نشست کے فروتر مفعول فیہ فعل فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمثیلات

ع نہ تلخ است صبر یکہ دریا داوست۔ ایں مرد کسیکہ دیروز دیدہ بودی۔ ع آں کس کہ مرا کشت باز آمد پیش۔ کامیکہ خواہی بیاب۔ ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم۔

۷۔ اشارہ مشارٌ الیہ ملکر جز جملہ ہوتے ہیں۔

مبتدا ع ایں زمانہ ہست عصر پر فتن۔

ایں اشارہ زمانہ مشارٌ الیہ ملکر مبتدا عصر پر فتن مرکب توصیفی خبر ہست حرف ربط مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

خبر ع مخزن علم و ہنر این شہر ہست۔

مخزن مضاف علم و ہنر مرکب عطفی مضاف الیہ ملکر مبتدا این اشارہ شہر مشارٌ الیہ مل کر خبر ہست حرف ربط مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل ۔ع ایں دل نہاد در کفِ عشقت زمام را۔

نہاد فعل ایں اشارہ دل مشارٌ الیہ ملکر فاعل زمام مفعول بہ را علامت مفعول بہ در حرف جار کف مضاف عشقت مرکب اضافی مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل ہوا فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مفعول ۔ع آں گل خنداں و شگفتہ ببیں۔

ببیں فعل با فاعل آں اشارہ گل موصوف خنداں و شگفتہ مرکب عطفی صفت ملکر مشارٌ الیہ اشارہ مشار الیہ ملکر مفعول بہ فعل با فاعل مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مجرور ۔ع دریں امید بسر شد دریغ عمر عزیز۔

شد فعل ناقص عمر عزیز مرکب توصیفی اسم مؤخر بسر جز مقدم در حرف جار ایں اشارہ امید مشارٌ الیہ اشارہ مشارٌ الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل دریغ کلمہ حسرت فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمثیلات

ایں کتاب چہ خوش است ۔ نامش این است ۔ دیروز ایں کتاب آمد۔ ایں دزد را بزن ۔ ازیں کس ہیچ نشود۔

۸ مُبَیَّن بیان ملکر جز جملہ ہوتے ہیں۔

مبتدا ۔ع دلم گرفتہ مژگانِ تست موجود است۔

دلم مرکب اضافی مبین کہ بیانیہ او مبتدا محذوف کشتہ مضاف مژگانِ تو مرکب اضافی مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر است حرف ربط مبتدا محذوف اپنی خبر سے ملکر بیان مبین بیان مل کر مبتدا موجود خبر است حرف ربط مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

خبر ۔ ع آنست جوالبش کہ جوالبش نہ دہی۔

جوالبش مرکب اضافی مبتدا آن مبین کہ بیانیہ نہ دہی فعل با فاعل جوالبش مرکب اضافی مفعول بہ فعل با فاعل مفعول بہ مل کر بیان مبین بیان ملکر خبر است حرف ربط مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل ۔ ع عشق کہ آتش است مارا سوخت۔

سوخت فعل عشق مبین کہ بیانیہ او محذوف مبتدا آتش خبر است حرف ربط مبتدا خبر ملکر بیان مبین بیان ملکر فاعل ما مفعول بہ را علامت مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مفعول ۔ ع شنیدم کہ بگریست سلطان روم۔

شنیدم فعل با فاعل این محذوف مبین کہ بیانیہ بگریست فعل سلطان روم مرکب اضافی فاعل فعل فاعل ملکر بیان مبین بیان ملکر مفعول بہ ہوا فعل با فاعل مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمیز ۔ دریں کہ دہر خراب است کہ ہمیشہ بماند۔

بماند فعل کہ کہ امیہ فاعل ہمیشہ مفعول فیہ در حرف جار این مبین کہ بیانیہ دہر مبتدا خراب خبر است حرف ربط مبتدا خبر ملکر بیان مبین

بیان ملکر مجرور جار مجرور متعلق فعل۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمثیلات

احمد کہ می آید کریم النفس است۔ ؎ رسم است کہ مالکانِ تحریر + آزاد کنند بندۂ پیر۔ ؎ دوستاں را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمناں نظر داری۔ حمید کہ می رنجد مرنجاں۔ ع زمن کہ عاشقِ زارم بلائے عشق بپرس۔

فائدہ۔ اسی طرح بقیہ مرکبات ناقصہ حکم میں مفرد ہی کے ہوتے ہیں مثلاً مستثنیٰ منہ مستثنیٰ۔ مبدل منہ بدل۔ مشبہ مشبہ بہ۔ مفسر مفسر۔ مؤکد تاکید معطوف مبین عطف بیان۔ ذوالحال حال بحکم مفرد جزو جملہ ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ سب کم آتے ہیں۔

تمثیلات

ع ہمہ مردانِ قریہ جز زید مجتمع اند۔ ع بضاعت نیاوردم الا امید۔ خالد بن ولید سیف اللہ است۔ زید برادرِ عمرو آمد۔ رستم اسفندیار پسر گشتاسپ را کشت۔ ع دہر نطفہ را صورتے چوں پری۔ آں شہر یعنی دہلی نزدیک است۔ حمید مردہ است مردہ۔ ع جہاں دیدہ فردوسی نیک نام۔ زید پاکو باں می آید۔

تنبیہ۔ تمام مرکبات ناقصہ جس طرح جز جملہ بنتے ہیں ایسے ہی اجزائے جملہ کے جز بھی ہوا کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل جملے میں تمام اجزائے جملہ کو دیکھیں۔

دیروز سالار محمود بن حمید حمایہؒ چوں شمشیر براں کشیدن
دلاوراں برکشید دشمناں کہ مغلوب یعنی عاجز شدہ بودند
ہمگناں بجز مردے کہ آں ہم زخمی بود افتاں وخیزاں
مثل مدہوشاں تا دہ فرسنگ زمین راہ فرار
گرفتند۔

امتحان

فاعل۔ مفعول بہ۔ مفعول فیہ۔ مضاف۔ مضاف الیہ۔ مبتدا۔ خبر۔ حال ذوالحال۔ کو کس طرح معلوم کریں۔

چند ایسے اجزائے جملہ بتلائیے جو مضاف مضاف الیہ سے مرکب ہوں۔ دس ایسی چیزیں مع مثال بتلائیے جو ایک دوسرے کے بغیر اجزائے جملہ نہیں ہوتیں۔ مندرجہ اشعار کی ترکیب کیجئے۔

بماند سالہا ایں نظم و ترتیب ۔۔۔ زما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشیست کز ما یاد ماند ۔۔۔ کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت ۔۔۔ کند در کار درویشاں دعائے
نوشتہ بماند سیہ بر سفید ۔۔۔ نویسندہ را نیست فردا امید
شکر کہ ایں نامہ بعنواں رسید ۔۔۔ پیشتر از عمر بپایاں رسید

خاتمہ

فصل اوّل فوائد جزئیہ قواعد کلیہ

فائدہ ۔ فارسی زبان کی سات قسمیں ہیں۔ پارسی۔ پہلوی۔ دری۔ ہروی۔ سکزی۔ زابلی۔ سغدی۔

پارسی ۔ پارس کی طرف منسوب ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جس میں شیراز۔ یزد۔ کرمان۔ بیضا۔ اِستخر۔ فیروزآباد۔ گازروں ہیں اور اس کا دارالسلطنت اِستخر رہا ہے

اِستخر بڑے تالاب کو کہتے ہیں ایک قلعہ کا نام ہے اس میں بھی ایک بڑا تالاب ہے۔ پارس۔ پارس پسر پہلو پسر سام پسر نوح علیہ السلام کے نام پر ہے۔ پہلے تمام ایران کو پارس ہی کہتے تھے۔

پَہلوِی۔ یعنی شہری پہلو کے معنی شہر ہیں اور بعضے کہتے ہیں پہلو پسر سام پسر نوحؑ کی طرف منسوب ہے۔ رَے۔ سپاہان۔ ہمدان۔ نہاوند اور ان کے مضافات میں بولی جاتی ہے۔ یہ اپنے شہر بھی سمجھے جاتے ہیں

دَرِی۔ جو پہاڑوں کے دَرّوں اور دیہات میں بولی جاتی ہے دوسری زبانوں سے مخلوط نہ ہونے کی وجہ سے فصیح تر کہلاتی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ بہمن کے دربار میں لوگ اِدھر اُدھر سے آتے تھے انکی مختلف زبانیں ہوتی تھیں جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتی تھیں اُسوقت بہمن کے حکم سے یہ زبان وضع کی گئی تاکہ بادشاہ کے دربار میں یہی بولی جائے۔ اس لئے اس کو دَری یعنی درباری کہتے ہیں۔

تنبیہ۔ یہ تینوں زبانیں متداول و متعارف ہیں۔

ہَروِی۔ ہرات کی طرف منسوب ہے۔

سِگزِی۔ سِگز کی طرف منسوب ہے کوہ رستم (جائے پیدائش رستم) کا نام سیستان کے ایک شہر کا نیز ایک قوم کا بھی نام ہے۔ اسی لئے سیستان کو سگزستان کہتے ہیں۔

زابلی۔ زابُل کی طرف منسوب ہے۔ یہ سیستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ اور ایک قوم کا بھی۔ اسی لئے سیستان کو زابلستان بھی کہتے ہیں۔

سُغدِی - سُغد کی طرف منسوب ہے۔ اس کے معنی زمین نشیب کے ہیں ماوراء النہر میں سمرقند کے پاس ایک شہر ہے وہاں کی آب وہوا بہت اچھی ہے حتیٰ کہ اس کو بہشت دنیا کہتے ہیں۔ سغد سمرقند سے مشہور ہے۔

تنبیہ - چاروں زبانیں اب متروک ہیں۔

فائدہ[۲] - یوں تو نسبت کے لئے ی اور ین دونوں آتے ہیں مگر ین میں تشبیہ بھی ملحوظ ہوتی ہے۔

فائدہ[۳] - مضاف الیہ اگر معرفہ ہے تو مضاف بھی معرفہ ہو جائیگا ورنہ خصوصیت پیدا ہو جائے گی۔ جیسے غلامِ زن۔

فائدہ[۴] - ہست اصل میں اَیست اور نیست نہ ایست کیست کہ ایست چیست چہ ایست - باد - بُوَد - نَگہت نُگہت - شِگوفہ - شُگوفہ - رُستم - رَستم نوشیرواں نوشیں رواں - بغداد باغداد - گنجشک گُنجشک - دیباچہ دیباجہ غنچہ غُنجہ - داور دادور - نظارہ - نَظّارہ - تنور تَنّور - غم غمّ - ہم ہمّ - زقوم زقّوم - حنا حنّاء - تھے

فائدہ[۵] - گُرسنہ گرسنہ - سُخن سَخُن - کُہن کُہَن - پَہن پَہَن - مُشک مُشُک گُسستن گُسِستن - بَرَہنہ بَرہَنہ - مدہوش بواو معروف و مجہول - خَضِر خِضْر - دونوں صحیح ہیں۔

فائدہ[۶] - فارسی میں بھی تابع مہمل آتا ہے جیسے شب وتب - مال و تال - ترت و مرت وغیرہ عربی میں بلا عطف و فارسی میں بعطف لاتے ہیں۔

فائدہ - کبھی ایک ہی لفظ دو متضاد معنوں کے لئے آتا ہے جیسے فراز بمعنی بند و کشادہ[۱] - اسی طرح ایک ہی لفظ واحد و جمع دونوں آتا ہے جیسے مردم - دشمن وغیرہ -

فائدہ - ایمن بکسر اول آمن کا امالہ ہے اور بعض کہتے ہیں بفتح اول امن کا صفت مشبہ ہے -

فائدہ - مرکب اضافی و توصیفی کو ایک ہی طرح لکھتے ہیں لیکن کبھی التباس پڑ جاتا ہے جیسے غلام عاقل دونوں ہو سکتا ہے اسلئے متقدمین مرکب توصیفی میں بجائے کسرہ یائے مجہول لکھا کرتے تھے اب متروک ہے -

فائدہ - قبلیت زمانی و مکانی کے لئے لفظ "پیش" اور بعدیت زمانی اور مکانی کے لئے لفظ "پس" استعمال کرتے ہیں جیسے پیش آوردن - پیش داشتن - پس رفتن - پس نشستن -

قاعدہ - ب کا خاصہ ہے کہ جب اسم اشارہ اور ضمیر پر آتی ہے تو ان کے الف کو دال سے بدل دیتی ہے بآں بداں - باین بدیں - باو - بدو - کبھی ضرورت شعری سے آخر کلمہ میں حذف کر دیتے ہیں - جیسے ع ساقی بگو کہ میکدہ را آُفتنت ورُ دکنند - یعنی روب -

قاعدہ - چہ حرف شرط کے بعد جب آئے گا تو استثنا لازم ہو گا "

---

[۱] اسی طرح سپوختن بمعنی برآوردن - فروبردن - پرداختن بمعنی پُر کردن - خالی کردن توختن بمعنی خواستن - گذاردن ۱۲

لفظی جیسے ؎

گرچہ جہاں جملہ بدیدی چو روز
لیک جہاں دیدہ نہ گشتی ہنوز

تقدیری جیسے ؏

اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب است
بوقت مصلحت آں بہ کہ در سخن کوشی

قاعدہ۔ کبھی تخفیف کے لئے ؔو درمیان و آخر کلمہ سے گرا دیتے ہیں۔ جیسے شادباش سے شاباش ہرمزد سے ہرمز۔ کبھی آخر میں زائد ہوتی ہے شفتالو سے شفتالود۔ نارون سے نارونا۔

قاعدہ۔ اکثر دال وذال میں اس رباعی سے امتیاز کرتے ہیں ؎

آنانکہ بفارسی سخن میرانند
در معرض دال ذال را بنشانند
ماقبل وے ار ساکن جز "وای" بود
دال است وگرنہ ذال معجم خوانند

قاعدہ۔ ترؔ آخر کلمہ میں کبھی نسبت کے لئے آتی ہے جیسے لہر کہ منسوب ہے لہ (شراب) کی طرف اور زائد ہوتی ہے جیسے شنا سے شنار۔

قاعدہ۔ ےؔ کا خاصہ ہے کہ جب حرف ندا و اسم اشارہ پر آتا ہے تو اس کے الف کو تلفظ سے ساقط کر دیتا ہے اور ضمیر پر تلفظ و کتابت دونوں سے ساقط کرتا ہے۔ کاے۔ کاین۔ کو۔

قاعدہ۔ نون نافیہ جب مکرر آتا ہے تو معنی اثبات پیدا کرتا ہی۔

؏ دہر ہیچ سرے نیست کہ سرے ز خدا نیست۔

قاعدہ۔ بلکہ زائدہ نون نافیہ پر مقدم رہے گی شاذ کا اعتبار نہیں

قاعدہ۔ ہائے وصلی سوائے چار جگہ (چہ، سہ، کہ، نہ) کے اظہار فتحہ

ماقبل کے لئے آتی ہے۔

قاعدہ ۱۰۔ صفت دو طرح کی ہوتی ہے صفت بحالِ موصوف جیسے مردِ نیک اور صفت بحالِ متعلق موصوف جیسے مردِ خوش لباس۔ یہ صفت مقلوب نہیں ہوتی۔

قاعدہ ۱۱۔ اکثر بے نافیہ اسم پر اور نا صفت پر آتا ہے جیسے بے عقل بے خرد۔ ناعاقل۔ ناخردمند۔

قاعدہ ۱۲۔ بوالہوس کو بُلہوس اور صحراء و استغناء وغیرہ کو صحرا و استغنا بے ہمزہ لکھنا درست ہے۔

قاعدہ ۱۳۔ عربی کا الف ممدودہ جیسے ضعفاء، غرباء کی ہمزہ کو اضافت و صفت کے وقت یائے مجہول سے بدلنا جائز ہے۔

قاعدہ ۱۴۔ عربی کی تائے مدوّرہ مصدر مفاعلہ اور وہ مصدر جو صفت کے معنی میں ہو اس کے علاوہ فارسی میں دراز لکھی پڑھی جاتی ہے۔ جیسے معاملہ۔ مجادلہ۔ زیادہ۔ محبّت۔ سعادت مگر جہاں جمع سے التباس ہو وہاں مدورہی لکھیں گے۔ جیسے صلوٰۃ اس کی جمع صلوٰت آتی ہے۔

قائدہ ۱۵۔ عربی کے دو کلموں کو جب کہ پہلا کلمہ حرف ہو تو ملا کر ورنہ جدا جدا لکھیں گے جیسے علیحدہ انشاء اللہ۔ حق سبحانہ۔ حق تعالیٰ۔ وغیرہ۔

قاعدہ ۱۶۔ عربی کے الف مقصورہ کو اور جن مصدروں کے آخر میں یائے معروف ہو اُس کو الف سے لکھنا جائز ہے جیسے ماجریٰ و تمنےٰ کو ماجرا و تمنّا۔

قاعدہ ۱۷ - آدمی کے لئے - کہ - کیست - کدام سے چیز کے لئے چہ
چیست سے جگہ کے لئے کجا سے وقت کے لئے کے سے اور کیفیت کے
لئے چوں - چگونہ سے اور سبب کے لئے چرا سے سوال کرتے ہیں۔

قاعدہ ۱۸ - ن - ب اگر کسی کلمہ میں متصل آجائیں اور شروع میں نہوں
تو میم مشدد یا مخفف سے بدل دیتے ہیں جیسے کنبلی کملی - خنب[۱] - خم - خنبرہ[۲]
خمرہ - دنبل دمل - انبلی املی - دنب دم - گنب[۳] گم -

قاعدہ ۱۹ - عربی کے مشدد کو مخفف اور فارسی کے مخفف کو مشدد
کرنا جائز ہے - جیسے خاص و عام - نبرّد - ندرّد - وغیرہ -

قاعدہ ۲۰ - فارسی میں الف ممدودہ بھی مقصورہ کی طرح شروع میں ائد
ہوتا ہے جیسے آزرد - زُرد - آزنگ زنگ - آکوفت کوفت - آہنگ
ہنگ - آشخ شخ - آدرنش درفش - آشنا شنا -

قاعدہ ۲۱ - فارسی میں اشباع شروع و درمیان میں بھی ہوتا ہے جیسے
اچار آچار - اماده آماده - اُفتاده اُوفتاده - آتش آتیش - سایس سائیس -

قاعدہ ۲۲ - جس طرح اشباع میں حرف ظاہر کر دیتے ہیں اسی طرح
امالہ میں بھی یائے مجہول بجائے الف ظاہر کر دیتے ہیں - جیسے کتاب
کتیب - حساب حسیب - رکاب رکیب -

قاعدہ ۲۳ - جب دو کلموں کے آخر و اوّل میں ہمجنس حروف یا قریب المخرج
آجائیں تو پہلے کو حذف کر دیتے ہیں سپید رو سے سپیرو - نیم من سے نیمن -

---

۱ خنب مٹکا ۲ خنبرہ - چھوٹا مٹکا ۳ نام شہر کہ عربی میں قم کہتے ہیں ۱۲

بدتر سے بتر - زودتر سے زدتر - اور ایسے ہی یک گانہ سے یگانہ - شرم مندہ
سے شرمندہ - غم مندہ سے غمندہ ہیں - کبھی ادغام کر کے مشدّد کر دیتے ہیں
جیسے شب پر سے شپّر - فرر خ سے فرّخ - یونہی شب برات سے شبرات ہے -
قاعدہ ۲۴ - فارسی املا میں کہیں اظہار ضمہ کے لئے واو اظہار کسرہ کے
لئے ی لکھدیتے ہیں - لیکن ترکی لفظ میں زیادہ ایسا کرتے ہیں مُغل مغول
خُش خوش - تِمُر کو تیمور لکھتے ہیں -
قاعدہ ۲۵ - عربی مصادر کی فارسی بنانا اگرچہ اچھا نہیں، لیکن جو
شائع ہوگئے ہیں اور کثرت استعمال سے گراں نہیں معلوم ہوتے ان کا
استعمال درست ہے جیسے طلبیدن فہمیدن وغیرہ اور دوسرے الفاظ
کو ایسا کرنا درست نہیں - جیسے علمیدن - سمیعیدن وغیرہ اسی طرح چلیدن
دیریدن - چراغیدن وغیرہ بھی ہے - لیکن ظرفا خوش طبعی کے لئے لے
آتے ہیں - ؎

از چل چل تو کار من زار شد کچل — من خوردنی چلم تو اگر می چلی بچل (خسرو)

قاعدہ ۲۶ - ترکی کلمہ کے آخر کے الف کو لکھتے الف اور پڑھتے ہ ہیں -
سرکار دستما، محاکا (عہد نامہ مجرم)، قمّا دکنیز - دوائے مبہی نیز) -

فصل دوم مصادر کثیر الاستعمال و کثیر المعانی

ارزیدن - لائق ہونا - بکنا - برابر ہونا -
استادن - کھڑا ہونا - باز استادن - کسی کام سے لوٹ آنا

آشفتن۔ پریشان ہونا۔ پریشان کرنا۔ برآشفتن۔ غصہ ہونا۔
افتادن۔ گرنا۔ پڑنا۔ گر پڑنا۔ عاجز ہونا۔ برافتادن۔ دور ہونا۔
نابود ہونا۔ درافتادن۔ کسی سے بحث کرنا۔ باہم جھگڑنا۔
بدست افتادن۔ حاصل ہونا۔ درزیر پائے کسے افتادن عاجزی
والحاح کرنا۔ درپوستین کسے افتادن۔ عیب بیان کرنا غیبت کرنا۔
افسردن۔ پھول کملانا۔ ٹھنڈا پڑجانا۔ آگ وچراغ کا بجھنا۔ افسردن نبض
بخار کا کم ہونا۔ افسردنِ بازار۔ بازار کا بے رونق ہونا۔ افسردنِ دل
دل سرد ہونا۔ افشاندن۔ جھاڑنا۔ زرافشاندن۔ نثار کرنا۔
خیرات کرنا۔ دست افشاندن۔ آستیں افشاندن۔ وجد کرنا۔
رقص کرنا۔ رد کرنا۔ لوٹ کا حکم دینا۔ بخشنا۔
افشردن۔ نچوڑنا (پھول پھل۔ پتہ) قدم گاڑنا۔ دانت گاڑنا۔
آمدن۔ آنا۔ برآمدن۔ نکلنا۔ اٹھنا بصلہ از۔ غالب ہونا
بصلہ با۔ بلندی پر چڑھنا بصلہ بآ۔ بر۔ برآمدنِ زماں۔ زمانے کا گذرنا۔
برآمدنِ امید۔ آرزو پوری ہونا۔ بہم برآمدن۔ غصہ ہونا۔ رنجیدہ
ہونا۔ درآمدن۔ داخل ہونا۔ ازپا درآمدن۔ عاجز ہونا۔ بازآمدن۔ واآمدن۔ لوٹ آنا۔ واپس آنا۔ فرازآمدن۔ فراآمدن۔
نزدیک آنا۔ ظاہر ہونا۔ فرودآمدن۔ اترنا۔ سرآمدن۔ بسرآمدن۔
بر سرآمدن۔ ختم ہونا۔ سرگروہ ہونا۔ غالب آنا۔ بدست آمدن۔
حاصل ہونا۔ بجان آمدن۔ تنگ ہونا۔ ناخوش ہونا۔ پا بسنگ آمدن۔

ٹھوکر کھانا۔ مصیبت میں پھنسنا۔

انداختن۔ ڈالنا۔ پھینکنا۔ ضائع کرنا۔ برانداختن۔ اکھاڑنا۔ اٹھانا۔ طرح انداختن۔ بنا کرنا۔ بنیاد ڈالنا۔ سپر انداختن۔ سپر افگندن۔ عاجز ہونا۔ عاجزی ماننا۔ ہار ماننا۔

آوردن۔ لانا۔ برآوردن۔ نکالنا۔ اٹھانا۔ بلند کرنا۔ درآوردن۔ داخل کرنا۔ سر برآوردن۔ سر اٹھانا۔ بسر آوردن۔ ختم کرنا۔ گرد آوردن۔ ہلاک کرنا۔ از پا درآوردن۔ عاجز کرنا۔ فرود آوردن۔ اوتارنا۔ بدست آوردن۔ حاصل کرنا۔

بُریدن۔ کاٹنا (چاقو۔ چھری۔ تلوار وغیرہ کا) گرہ کاٹنا۔ کپڑا کاٹنا۔ محبت قطع کرنا۔ عہد و پیمان توڑنا۔ بستن۔ باندھنا۔ بند کرنا۔ جوڑنا۔ رخنہ بستن۔ اصلاح کرنا۔ کمر بستن۔ آمادہ ہونا۔ بر بستن۔ حاصل کرنا۔ فائدہ اٹھانا۔ اتہام دینا۔ صورت بستن۔ حاصل ہونا۔ کار بستن۔ عمل کرنا۔ بار بستن۔ سفر کرنا۔

پختن۔ میوہ پکنا۔ کھانا پکانا۔ بیہودہ خیال باندھنا۔

پرسیدن۔ حال پوچھنا۔ بیمار را پرسیدن۔ عیادت کرنا۔ تعزیت کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

پرداختن۔ بنانا۔ مشغول ہونا۔ منہ پھیرنا۔ فارغ ہونا۔ خالی کرنا بصلہ از

پوشیدن۔ پہننا۔ پہنانا۔ منہ چھپانا۔ بھید چھپانا۔ چشم پوشیدن۔ اغماض و تغافل کرنا۔ در پوشیدن۔ دروازہ بند کرنا۔

پیچیدن۔ پنجہ وغیرہ پھیرنا۔ پیچ وتاب کھانا۔ غصہ کرنا۔ سر پیچیدن۔ گردن پیچیدن۔ کسی کام سے انکار کرنا بصلہ از۔ بر انگشت پیچیدن۔ مشہور کرنا۔ یاد رکھنا۔

تافتن تابیدن۔ بٹنا (تاگا رسی وغیرہ) پنجہ مروڑنا۔ گرم ہونا۔ چمکنا۔ روشن ہونا۔ بر تافتن پھیرنا۔ اٹھانا قبول کرنا۔ سر تافتن اعراض وانکار کرنا بصلہ از۔ عناں تافتن۔ اعراض کرنا بصلہ از۔

جستن۔ کودنا۔ نکل جانا۔ اعضا کا پھڑکنا۔

جوشیدن۔ اُبلنا۔ محبت جوش کرنا۔ جوش دادن۔ پانی جوش دینا۔ تیل کو روغن داغ کردن کہتے ہیں۔ چمیدن۔ ٹہلنا۔ کھیت کا لہرانا۔ ڈالیوں کا لچکنا۔ جھکنا۔

چیدن۔ چننا۔ بر چیدن۔ باز چیدن۔ اُٹھانا۔ دُور کرنا۔ دانہ چیدن۔ دانہ پھیلانا۔ سفرہ چیدن۔ دسترخوان بچھانا۔

خاستن۔ بر خاستن۔ کھڑا ہونا۔ کسی جگہ سے چلا جانا۔ کسی چیز کا دُور ہونا۔

خرامیدن۔ ٹہلنا۔ اِٹھلانا۔ کھیت کا لہرانا۔ شاخ کا لچکنا۔

خوردن۔ کھانا۔ پانی۔ شراب وغیرہ پینا۔ بر خوردن۔ فائدہ مند و کامیاب ہونا۔ در خوردن۔ بر خوردن۔ وا خوردن۔ باز خوردن ملاقی ہونا۔ ملنا۔ آمنے سامنے ہونا۔ فرو خوردن۔ غصہ پینا۔ برداشت کرنا چشم خوردن۔ نظر لگنا۔ بچشم خوردن۔ نظر لگانا۔ حسد کرنا۔ گھورنا۔

بگوش خوردن۔ سُننا۔

دادن۔ دینا۔ آب دادن۔ جانوروں کو پانی پلانا۔ کھیت سینچنا۔ چُھری، تلوار وغیرہ کو تیز کرنا۔ رونق دینا۔ دست دادن۔ دست بہم دادن۔ حاصل ہونا۔ از دست دادن۔ ضائع کرنا۔ باز دادن وادادن۔ پھیرنا کھولنا۔ سر دادن۔ داغنا (بندوق وغیرہ) جانوروں پر چھوڑنا۔ بر باد دادن۔ نیست ونابود کرنا۔ پریشان کرنا۔ آتش دادن۔ چھوڑ دینا۔ غصّہ دلانا۔

داشتن۔ رکھنا۔ اُٹھانا بصلہ آز۔ پائے داشتن۔ برپا داشتن۔ قائم رکھنا۔ برداشتن۔ اٹھانا۔ بلند کرنا۔ قبول کرنا۔ چشم داشتن۔ امید رکھنا۔ چشم براہ داشتن۔ انتظار کرنا۔ گوش داشتن۔ گوش فراداشتن۔ کان لگانا۔ متوجہ ہونا۔ سر چیزے داشتن۔ کسی چیز کی خواہش کرنا۔ دمیدن۔ طلوع ہونا (صبح کا) اُگنا۔ پھونکنا۔

دوختن۔ سینا۔ چشم دوختن۔ دیدہ بر دوختن۔ امید نہ رکھنا۔ اغماض وتغافل کرنا۔

دیدن۔ دیکھنا آنکھ۔ دل سے۔ وادیدن۔ غور سے دیکھنا۔ وادید۔ باز دید۔ کسی کی ملاقات پر ملاقات کرنا۔ بچشم خود دیدن۔ دیکھنے کی تاکید۔ یقینی دیکھنا۔ راندن۔ ہانکنا۔ دور کرنا۔ ملک راندن۔ سلطنت کرنا۔

رسیدن۔ پہونچنا۔ فرا رسیدن۔ فراز رسیدن۔ نزدیک پہونچنا۔ بسر رسیدن۔ ختم ہونا۔ چشم رسیدن۔ نظر لگنا۔

رفتن جانا۔ فرارفتن۔ نزدیک جانا۔ فرورفتن۔ معدوم ہونا۔ مرجانا۔ ڈوب جانا۔ کیچڑ میں پھنس جانا۔ در خود فرو رفتن۔ پاشدن حیران ہونا۔ بر باد رفتن۔ نیست و نابود ہونا۔ پریشان ہونا۔ آب رفتن۔ بے عزت ہونا۔

ریختن گرنا۔ گرانا (پانی وغیرہ) خون ریختن قتل کرنا۔ رنگ ریختن۔ رنگ اُڑنا۔ آب ریختن۔ آبرو ریختن۔ بے عزت کرنا۔ سر قلیاں آتش ریختن۔ چلم بھرنا۔

زدن۔ مارنا اور بہت معنوں میں مستعمل ہے۔ لقمہ زدن کھانا کھانا۔ ساغر زدن۔ شراب پینا۔ رقم زدن۔ لکھنا۔ عشق زدن۔ عشق کرنا عشق ظاہر کرنا۔ چشم براہ زدن۔ آنکھ راہ پر رکھنا۔ دامن برزدن دامن اُٹھانا۔ جبین برپیشانی زدن۔ پیشانی پر شکن ڈالنا۔ بوسہ زدن۔ بوسہ دینا۔ راہ زدن۔ لوٹنا۔ شاخ زدن۔ ڈالی کاٹنا۔ آبلہ زدن۔ پھپھولہ نکالنا۔ شیرازہ زدن۔ شیرازہ باندھنا۔ قلم زدن۔ قلم کھینچنا۔ طبل زدن۔ نقارہ بجانا۔ سخن زدن۔ بات کہنا۔ تخت زدن۔ تخت بچھانا۔ رگ زدن۔ فصد کھولنا۔ خیمہ زدن۔ خیمہ کھڑا کرنا۔ خشت زدن۔ اینٹ بنانا۔ سر زدن۔ واقع ہونا۔ ظاہر ہونا۔ سرپا زدن۔ انکار کرنا۔ اعراض کرنا۔ ٹھوکر مارنا چشمک زدن۔ چشم برہم زدن۔ پلک مارنا۔ سرواز دن۔ انکار کرنا۔ تن زدن۔ راضی ہونا۔ آتش زدن چھوڑنا۔ غصہ دلانا۔ بیقرار کرنا۔

شدن - ہونا - جانا - **بر شدن** - اوپر جانا - **باز شدن** - **وا شدن** - کھلنا (دروازہ - گرہ - پردہ وغیرہ) **غنچہ باز شدن** - کلی کھلنا **دل باز شدن** - دل کھلنا - **باز شدن** - لوٹنا - **فرا شدن** - آگے جانا **فرو شدن** - نیست ہونا - **بدست شدن** - ہاتھ لگنا (حاصل ہونا) **بسر شدن** - آخر ہونا - **برطرف شدن** - دُور ہونا - علیحدہ ہونا -

شکستن - توڑنا - ٹوٹ جانا - **زلف شکستن** - خم دینا - زلف کو زینت دینا - **نامہ شکستن** - خط لپیٹنا - **خمار شکستن** - خمار دور کرنا - **بر شکستن** رنجیدہ ہونا - کنارہ کرنا - اعراض کرنا - **عناں برشکستن** - اعراض کرنا - **مجلس برشکستن** - متفرق ہونا -

فائدہ - شکستن، گستن، گسیختن مرادف ہیں مگر سخت و ثقیل چیز توڑنے کے لئے شکستن نرم و ہلکی چیزوں کے لئے گستن، گسیختن مستعمل ہے جیسے تار شکستن - ریسماں گستن لفظ عہد و پیمان کے لئے ہر سہ مستعمل ہیں -

شنیدن - سننا - قبول کرنا - سونگھنا - **بگوش شنیدن** - یقیناً سننا -

کردن - کرنا - **بر کردن** - بلند کرنا - اٹھانا - پہننا - پہنانا - معانقہ کرنا - **باز کردن** - **وا کردن** - جدا کرنا - کھولنا - **در فراز کردن** دروازہ بند کرنا - دروازہ کھولنا - **گوش کردن** - خیال کرنا - **بدست کردن** - حاصل کرنا - **سر کردن** - شروع کرنا - انجام کو پہونچانا - کامل کرنا فیر کرنا - **کار کردن** - اثر کرنا - **برباد کردن** نیست و نابود کرنا پریشان کرنا **کشتن** - مار ڈالنا - آگ و چراغ بجھانا -

کشیدن ۔ کھینچنا ۔ برکشیدن ۔ کھینچنا ۔ دور کرنا ۔ نکالنا ۔ بلند کرنا ۔
مرتبہ بڑھانا ۔ دربرکشیدن ۔ پہننا ۔ پہنانا ۔ معانقہ کرنا ۔ سرکشیدن
گردن کشیدن ۔ نافرمانی کرنا ۔ زبان درکشیدن ۔ دم درکشیدن
چپ رہنا ۔ قلم درکشیدن ۔ خط کشیدن ۔ مٹانا ۔ واکشیدن ۔
باز کشیدن ۔ پرہیز کرنا ۔ جدا کرنا ۔ دست کشیدن ۔ دست باز
کشیدن ۔ پرہیز کرنا ۔ روے درہم کشیدن ۔ ابرو بہم کشیدن ۔
رنجیدہ ہونا ۔ اعراض کرنا ۔ سفرہ و خوان کشیدن ۔ دسترخوان بچھانا ۔
کندن کھودنا ۔ اکھاڑنا ۔ بال و پر نوچنا ۔ برکندن ۔ اکھاڑنا ۔
دست کندن حسرت سے ہاتھ دانتوں سے کاٹنا ۔ دنداں کندن
خلال کرنا ۔ گرفتن ۔ لینا ۔ فرض کرنا ۔ اثر کرنا ۔ گرفتن ماہ ۔ چاند گرہن
ہونا ۔ گرفتن خور ۔ سورج گرہن ہونا ۔ ناخن گرفتن ۔ ناخن کترانا ۔
گرفتن دنداں ۔ دانت اکھاڑنا ۔ درگرفتن ۔ اثر کرنا ۔ روشن کرنا ۔
احاطہ کرنا ۔ گھیرنا ۔ صحبت موافق ہونا ۔ برگرفتن ۔ جدا کرنا ۔ اٹھانا ۔
حاصل کرنا بصلہ از ۔ دربرگرفتن ۔ پہننا ۔ پہنانا ۔ معانقہ کرنا ۔ واگرفتن ۔
بازگرفتن ۔ پھیرنا ۔ باز رکھنا ۔ فراگرفتن ۔ سیکھنا ۔ یاد کرنا ۔ معلوم کرنا ۔
بگوش گرفتن ۔ قبول کرنا ۔ دست گرفتن ۔ مدد کرنا ۔ پاگرفتن
قیام کرنا ۔ چشم گرفتن ۔ اغماض کرنا ۔ از سر گرفتن ۔ شروع کرنا ۔
پیش گرفتن ۔ اختیار کرنا ۔ سر خویش گرفتن ۔ سر کا راستہ لینا ۔
باہر جانا ۔

گریستن۔ رونا۔ رحم کرنا۔ شکوہ و فریاد کرنا۔

گزیدن۔ کاٹنا (موذی جانور کا) **لب گزیدن پشت دست گزیدن**۔ افسوس کرنا۔ **گشتن**۔ **گردیدن**۔ ہونا۔ گھومنا۔ لوٹنا۔ پھرنا۔ **برگشتن**۔ **برگردیدن**۔ **بازگشتن**۔ **بازگردیدن**۔ لوٹنا واپس ہونا۔ **برگشتنِ زمانہ**۔ زمانے کا بدلنا۔ **واگشتن** کھلنا۔ پھلنا۔ **سرگشتن**۔ پریشان ہونا۔

مردن۔ مرنا۔ چراغ و آگ کا بجھنا۔

ماندن۔ رہنا۔ چھوڑنا۔ مشابہ ہونا۔ تھکنا۔ **درماندن**۔ **فروماندن**۔ عاجز ہونا۔ پیچھے رہ جانا۔ **بازماندن**۔ **واماندن**۔ پیچھے رہ جانا۔ **نہادن**۔ رکھنا۔ چھوڑنا۔ ٹھہرنا۔ **سر نہادن**۔ اطاعت قبول کرنا۔ **بر نہادن**۔ دور کرنا۔ سونا۔ **تہمت نہادن**۔ تہمت لگانا **ہشتن**۔ **ہلیدن**۔ چھوڑنا۔ **فروہشتن**۔ لٹکانا۔

یافتن۔ پانا۔ **دریافتن** معلوم کرنا۔ حاصل کرنا۔ **دست یافتن**۔ غالب ہونا۔

وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم النبیین

وعلی آلہ واصحابہ

اجمعین

قطعۂ تاریخ

تا فزاید علم و ہم دانش اصولِ فارسی ‏ شد مرتب بہر ایں خواہش اصولِ فارسی

چوں بپرسیدم ز ہاتف سالِ تالیفش بگو؟ ‏ گفت کہ "شیرازۂ دانش اصولِ فارسی"

۱۳۵۶ھ

دیگر

چوں شدم فارغ ز تالیفِ اصولِ فارسی ‏ شد تمنائے دلی در باغِ عالم بارور

خواستم تاریخ ہجری عیسوی کردن رقم ‏ از فیوضِ ہاتفی شد نخلِ فکرم بارور

"شد اصولِ فارسی نخلِ علومِ پر اصول" ‏ "علم دہ ہم سایہ فگن گلفشاں ہم بارور"

۱۹۳۷ء ‏ ۱۳۵۶ھ

ابو الفرح

حبیب اللہ

۶-۶-۵۷ھ

ہر قسم کی درسی، غیر درسی، علمی، مذہبی، تاریخی کتب اس پتہ سے طلب فرمائیے

کتب خانہ محمودیہ۔ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)